

قل ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم

ظالمین کا نور ہو جائیگی اک دن دیکھنا

عسوی ان یبعثک ربک مقاما محمدا

میں بھی اک نئی رانی چہرہ کے پرتار وہیں

300

مفت میں مین بارش ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول کیا لیکن خدا سے قبول کر کے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا (الباقی)

مضامین بنام ایدہ  
اور  
باقی تمام خط و کتابت منجر الفضل  
آدیان الامام ضلع گورداسپور  
چندہ غیر مالک سے  
سات روپے

بیت جلال پور

Digitized by Khilafat Library

آخری زمانہ میں ایک سول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے صلی اللہ علیہ وسلم

جلد ۱۵ دسمبر ۱۹۱۵ء چار شنبہ مطابق ہجرت ۱۳۳۴

### مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد لله حضرت اقدس ایہ اللہ بفضلہ ابھی طرح ہیں مسجد اقصیٰ میں حضور کا درس قرآن سورہ نسا رکوع ۱۹ تک چکا ہے خاندان نبوت میں بھی بالعموم حریت ہے۔ فاطمہ صدیقہ انوریم مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب دمصری، حضرت اقدس کے سب ہدایات و زیر نگرانی خدمت قرآن کے ضمن میں ایک نہایت مفید و ضروری کورس تیار کر رہے ہیں جو عربی مبین کی تہمیل تعلیم میں النشا اللہ بعید مل ہو گا۔  
براہ مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب دستاویزی لہ حیوانہ سے اعلیٰ درجہ کے عربی کاتبوں کو لینے کو ہیں تاکہ ترجمہ القرآن اردو جلد تیار ہو سکے۔ اپنے کاتبوں کی خدمات اس محفل

### اخبار احمدیہ

فروخت اراضی | ۱۳۱ امرے زمین خاص قادیان میں قصبہ کے جانب شمال مغرب بحساب میں روپے فی مرلہ بکتی ہے۔ کل زر نقد ۱۵۰۰۰ درخواست کے ساتھ فوراً آنا چاہئے۔ احمدی احباب اس موقع کو ہاتھ سے نہ دین قیمت کی ترسیل میں مطلقاً تامل فرمائیں کیونکہ جسے پہلی اور ایک ہی درخواست منظور ہوگی شیخ الفضل قادیان ضلع گورداسپور خدام دین کے اسرار گرامی اس دفعہ بچہ و جوہ و روح احباب نہیں آسکتے۔ مگر اس کا رخ میں ہمارے احباب کی رفتار سے ہی معلوم ہوتا ہے کچھ دھیمی پر گئی ہے۔ انہیں چاہیے کہ سستی و تامل سے کام نہ لیں یہ وقت کمر ہمت باندھ کر کام کرنے کا ہے دینی ضروریات سے بے فکر ہو کر بیٹھ رہنے کا نہیں ہے

مختصر تبلیغی اطلاعات | بوتالہ کے مدرس اہل براہ عبد الرحیم صاحب اکثر طے والوں کو پیغام مسیح موعود پہنچاتے رہتے ہیں۔ جنازہ اللہ کئی شخص احمدیت کے قریب گئے ہیں۔ فاطمہ صدیقہ خداتعالیٰ جلدی ان کا شرح صد کرے۔ بیگم پور میں ہمارے دستوں نے ایک قریب وفات مسیح پر لیکر دنیا شروع کیا حاضرین تمام متوجہ ہو گئے اور بالآخر مسیح کا سر سیکرین مدنون ہونا مان لیا بعض نے ہر چند اپنے مولویوں کو اکایا کچھ جواب میں مگردان تو بفضل خدا حق کا رعب چھا گیا تھا ان کی گویائی ہی گویا سب ہو گئی۔ برہمن برہمہ سے سید محمد عبدالواحد صاحب احمدی مبلغ مطلع فرماتے ہیں کہ ہفتہ ختمتہ ۸ دسمبر میں تیرہ نئے آدمی داخل سلسلہ ہوئے اور اس نواح کے کل نو مہتابین کی تعداد ۵۹۹ تک شرح چکی ہے فاطمہ صدیقہ رتا بھتے مگر شیخ عبدالصمد صاحب تکتے ہیں کہ وہاں چار تبلیغی و خط ہو

میں ناکافی تھیں۔ مسازۃ المسیح کی تیسری منزل خدایہ فضل کے فہم ہوئی ہے

جن کو لوگوں نے بڑے شوق سے سنا اور خطوط دستاویز  
 برسے۔ مخالفت ملا تو ان اور روشی کو بدنام کرنا ہوا  
 سے عوام ہزار ہوتے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے عذاب  
 بھی آئے ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی ہی مع وہ  
 گھری آتی ہے جب عیسیٰ ریکارڈ نیکے جھٹھے کا ظہور ہوگا۔  
**تحریر کا دعویٰ** پرنڈہ (شولاپور) برادر نواب الدین  
 صاحب۔ گرو نواح میں باکا زور ہے۔ امداد اپنی امان  
 میں رکھے۔ ان کے والدہ وغیرہ خیر احمدی ہیں۔ نینقت  
 سے موعود کی توفیق عطا ہو۔ حافظ آباد کے رحیم بخش  
 صاحب و سطرزی اسٹنٹ جلدی خالص میں مبتدیان  
 خدا شفا بخشے۔ سترہ دیالکت کے علاقہ میں اپنے  
 ایک عزیز خانی دوکاندار ہیں۔ اختیار تعصب برتتے ہیں  
 لشکون کے رشتہ اور کار بارین برکت کے لئے دعا کی  
 حاجت ہے۔ کار ساز حقیقی مدد فرمائے آمین۔ لاہور  
 سے مولانا قاضی صاحب کی بھتیجی ہیں عزیز قبال احمد کو  
 پھر درو شقیقہ شدت ہونے لگا ہے۔ بچہ بار بار کہتا ہے  
 حضرت جی صاحب کبھی ان کی دعا سے اچھا ہو جاؤنگا  
 حضرت نے وعدہ فرمایا ہے۔ احباب بھی تامل ہوں  
 بلکہ سر سے میں برادر محمد نور صاحب بعض مشکلات کے  
 سبب پریشان ہیں اور محتاج دعا۔ اللہم ارحمہ بخصار  
 میں قاضی سید غلام حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ ہمار ہیں  
 اور لاہور میں وہ خود۔ خدا تعالیٰ دو کو شفا بخشے آمین۔  
 قادیان میں مکرئی قاضی اکمل صاحب کے عیال و اطفال  
 اور برادر محمد سردار خان شیرازی ڈاکٹر لوہا نوسی۔ اہلیہ شہینہ  
 یعقوب علی صاحب مفتی فضل الرحمن صاحب اور ان  
 کی اہلیہ صاحبہ۔ عبد الغنی شاہ صاحب پوٹھوٹا اور  
 ان کا بچہ دیر سے بیمار ہیں۔ دعا کی بہت ضرورت ہے  
 کھوپال میں جناب بقا اللہ صاحب احمدی کی بیوی مختلف  
 عوارض میں مبتلا ہیں کسی علاج معالجہ سے کلی صحت  
 حاصل نہیں ہوئی آخری چارہ دعا ہے۔ شاد یوال کے  
 مفتی نور محمد صاحب فرزند بتلائے تپ ہے۔ حضرت  
 اقدس نیز جلد خدام سے خواہگار دعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 شفا بخشے تو ایک تنخواہ کار خیر میں نذرانہ دینے کی نیت  
 میں اہلیہ حفیظ اللہ صاحبہ سحت ہمار ہیں۔

**جنارہ غائب** انیسویں ہے کہ سید کبیر الدین احمد صاحب  
 کے والد بزرگوار جناب سید شاہ رکن الدین احمد صاحب  
 قدس سرہ تاریخ ۱۲ محرم ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۲۵ء  
 بروز یکشنبہ وضو کر تفر ہوئے۔ اچانک حالت خراب گئے  
 وانا الیہ راجعون۔ امدتانی انکرم کو اپنے جو اہل  
 میں جگہ سے اور پیمانندگان کو مہر جیل کی توفیق بخشے بنا  
 سفور کے توفیق حضرت اقدس سید موعود علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام اور نیز حضرت خلیفہ اول کے ساتھ نہایت  
 فیضانہ تھے۔ شاہ صاحب مرحوم مغرب قبل ہر طرح  
 سے اچھے تھے۔ وضو کر نیکے لئے اٹھے باقہ ہوئے پڑ  
 میں پانی والا اور یکایک راجہ پاک علی اعلیٰ میں کی جانب  
 پر داز کر گئی۔ دارالامان قادیان میں حضرت اقدس پیر اور  
 نے آپ کا جنازہ پڑھا دیا ہے۔ بیرونات کے احباب بھی  
 جنازہ غائب پڑھیں۔

**مستقرقات** از در آدر علی۔ علاقہ دکن سے ایک  
 صاحب خبر دیتے ہیں کہ دیان طاعون کا بڑا زور ہے  
 گاؤں کے گاؤں خالی پڑے ہیں۔ لوگ جنگلون میں پھرتے  
 پھرتے ہیں۔ اور سخت حیران پریشان ہیں۔ میرے موٹو  
 علیہ السلام کا الہام پورا پورا ہے۔ شرکت جلد سے  
 سفور۔ سیالکوٹ سے ایک دوست نے کھانسی غریب  
 عیالدار ہوں شرکت جلد کے مصارف برداشت نہیں  
 کر سکتا۔ اگر شرکت کا لازمی ہو تو سب کچھ چھوڑ چھار کے  
 حضرت کی خدمت میں پہنچوں۔ حضور نے کھانا یا حکم نہیں  
 ہے جن میں مقدور نہ ہو وہ مجبور ہیں۔ تبلیغ کی راہیں خدا  
 خود نکالتا ہے۔ مولوی قاضی محمد فضل صاحب چنگوٹی  
 سے ایک خیر احمدی رئیس نے خواہش کی ہے کہ مجھے  
 ترجمہ القرآن پڑھائیں۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ وہ ان  
 ہماری جماعت بچائے۔ خدا آپ کی بہت شکر ہے  
 انبار سے ایک خیر احمدی طالب علم نے حضرت کی خدمت  
 میں کہا کہ میں احمدی تو نہیں مگر حضرت مرزا صاحب کی  
 چند کتابیں دیکھی ہیں آپ کے دعوتوں کا اقرار کرتا ہوں  
 اور اس بات کا قائل ہوں کہ خداوند کریم آپ کی دعائیں  
 بہت جلدی قبول کرتا ہے۔ اگر عبادت دین تو کبھی  
 کبھی دعا کے واسطے عرفیہ کھد یا کروں، ارشاد ہوا

کہ شیک دعا کے واسطے بچد یا کرین۔ شفا یاب۔ دہرم کوٹ  
 بگ سے انجیم مگر تم شیخ عزیز الدین صاحب حضرت کی خدمت میں تشریح  
 فرماتے ہیں کہ حضور کی دعا سے بر خور شیخ احمد علی اکوٹ  
 مجدد کو خود نکریم نے شفا بخشی۔ فال محمد اور جلد پر حاضر  
 خدمت ہونگے۔ انشاء اللہ۔ جلسہ کے بعد۔ بلکہ ہر کے سید  
 انوار حسین صاحب اور فرید آباد کے شیخ عبد الرحمن صاحب  
 نے کھانا کھان لین بہت بڑے بڑے کھانے میں تبلیغ کی از حد  
 ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعد جلسہ کے انشاء اللہ نظام  
 کر دینگے خیرت رسی۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب  
 پیغام نارا یا کہ خیرت سے پورٹ بلیر پہنچے۔ فال محمد  
 تصحیح وصیت۔ وصیت نمبر ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۶۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۸۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۲۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۴۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۶۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۸۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۲۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۶۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۸۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۴۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۶۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۸۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۶۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۸۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۰۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۲۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۴۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۶۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۲۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۴۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۶۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۸۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷۱۱۔ ۱۷۱۲۔ ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۴۔ ۱۷۱۵۔ ۱۷۱۶۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۸۔ ۱۷۱۹۔ ۱۷۲۰۔ ۱۷۲۱۔ ۱۷۲۲۔ ۱۷۲۳۔ ۱۷۲۴۔ ۱۷۲۵۔ ۱۷۲۶۔ ۱۷۲۷۔ ۱۷۲۸۔ ۱۷۲۹۔ ۱۷۳۰۔ ۱۷۳۱۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۳۔ ۱۷۳۴۔ ۱۷۳۵۔ ۱۷۳۶۔ ۱۷۳۷۔ ۱۷۳۸۔ ۱۷۳۹۔ ۱۷۴۰۔ ۱۷۴۱۔ ۱۷۴۲۔ ۱۷۴۳۔ ۱۷۴۴۔ ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۶۔ ۱۷۴۷۔ ۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹۔ ۱۷۵۰۔ ۱۷۵۱۔ ۱۷۵۲۔ ۱۷۵۳۔ ۱۷۵۴۔ ۱۷۵۵۔ ۱۷۵۶۔ ۱۷۵۷۔ ۱۷۵۸۔ ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰۔ ۱۷۶۱۔ ۱۷۶۲۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۴۔ ۱۷۶۵۔ ۱۷۶۶۔ ۱۷۶۷۔ ۱۷۶۸۔ ۱۷۶۹۔ ۱۷۷۰۔ ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲۔ ۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴۔ ۱۷۷۵۔ ۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹۔ ۱۷۸۰۔ ۱۷۸۱۔ ۱۷۸۲۔ ۱۷۸۳۔ ۱۷۸۴۔ ۱۷۸۵۔ ۱۷۸۶۔ ۱۷۸۷۔ ۱۷۸۸۔ ۱۷۸۹۔ ۱۷۹۰۔ ۱۷۹۱۔ ۱۷۹۲۔ ۱۷۹۳۔ ۱۷۹۴۔ ۱۷۹۵۔ ۱۷۹۶۔ ۱۷۹۷۔ ۱۷۹۸۔ ۱۷۹۹۔ ۱۸۰۰۔ ۱۸۰۱۔ ۱۸۰۲۔ ۱۸۰۳۔ ۱۸۰۴۔ ۱۸۰۵۔ ۱۸۰۶۔ ۱۸۰۷۔ ۱۸۰۸۔ ۱۸۰۹۔ ۱۸۱۰۔ ۱۸۱۱۔ ۱۸۱۲۔ ۱۸۱۳۔ ۱۸۱۴۔ ۱۸۱۵۔ ۱۸۱۶۔ ۱۸۱۷۔ ۱۸۱۸۔ ۱۸۱۹۔ ۱۸۲۰۔ ۱۸۲۱۔ ۱۸۲۲۔ ۱۸۲۳۔ ۱۸۲۴۔ ۱۸۲۵۔ ۱۸۲۶۔ ۱۸۲۷۔ ۱۸۲۸۔ ۱۸۲۹۔ ۱۸۳۰۔ ۱۸۳۱۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔ ۱۸۳۴۔ ۱۸۳۵۔ ۱۸۳۶۔ ۱۸۳۷۔ ۱۸۳۸۔ ۱۸۳۹۔ ۱۸۴۰۔ ۱۸۴۱۔ ۱۸۴۲۔ ۱۸۴۳۔ ۱۸۴۴۔ ۱۸۴۵۔ ۱۸۴۶۔ ۱۸۴۷۔ ۱۸۴۸۔ ۱۸۴۹۔ ۱۸۵۰۔ ۱۸۵۱۔ ۱۸۵۲۔ ۱۸۵۳۔ ۱۸۵۴۔ ۱۸۵۵۔ ۱۸۵۶۔ ۱۸۵۷۔ ۱۸۵۸۔ ۱۸۵۹۔ ۱۸۶۰۔ ۱۸۶۱۔ ۱۸۶۲۔ ۱۸۶۳۔ ۱۸۶۴۔ ۱۸۶۵۔ ۱۸۶۶۔ ۱۸۶۷۔ ۱۸۶۸۔ ۱۸۶۹۔ ۱۸۷۰۔ ۱۸۷۱۔ ۱۸۷۲۔ ۱۸۷۳۔ ۱۸۷۴۔ ۱۸۷۵۔ ۱۸۷۶۔ ۱۸۷۷۔ ۱۸۷۸۔ ۱۸۷۹۔ ۱۸۸۰۔ ۱۸۸۱۔ ۱۸۸۲۔ ۱۸۸۳۔ ۱۸۸۴۔ ۱۸۸۵۔ ۱۸۸۶۔ ۱۸۸۷۔ ۱۸۸۸۔ ۱۸۸۹۔ ۱۸۹۰۔ ۱۸۹۱۔ ۱۸۹۲۔ ۱۸۹۳۔ ۱۸۹۴۔ ۱۸۹۵۔ ۱۸۹۶۔ ۱۸۹۷۔ ۱۸۹۸۔ ۱۸۹۹۔ ۱۹۰۰۔ ۱۹۰۱۔ ۱۹۰۲۔ ۱۹۰۳۔ ۱۹۰۴۔ ۱۹۰۵۔ ۱۹۰۶۔ ۱۹۰۷۔ ۱۹۰۸۔ ۱۹۰۹۔ ۱۹۱۰۔ ۱۹۱۱۔ ۱۹۱۲۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۴۔ ۱۹۱۵۔ ۱۹۱۶۔ ۱۹۱۷۔ ۱۹۱۸۔ ۱۹۱۹۔ ۱۹۲۰۔ ۱۹۲۱۔ ۱۹۲۲۔ ۱۹۲۳۔ ۱۹۲۴۔ ۱۹۲۵۔ ۱۹۲۶۔ ۱۹۲۷۔ ۱۹۲۸۔ ۱۹۲۹۔ ۱۹۳۰۔ ۱۹۳۱۔ ۱۹۳۲۔ ۱۹۳۳۔ ۱۹۳۴۔ ۱۹۳۵۔ ۱۹۳۶۔ ۱۹۳۷۔ ۱۹۳۸۔ ۱۹۳۹۔ ۱۹۴۰۔ ۱۹۴۱۔ ۱۹۴۲۔ ۱۹۴۳۔ ۱۹۴۴۔ ۱۹۴۵۔ ۱۹۴۶۔ ۱۹۴۷۔ ۱۹۴۸۔ ۱۹۴۹۔ ۱۹۵۰۔ ۱۹۵۱۔ ۱۹۵۲۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۴۔ ۱۹۵۵۔ ۱۹۵۶۔ ۱۹۵۷۔ ۱۹۵۸۔ ۱۹۵۹۔ ۱۹۶۰۔ ۱۹۶۱۔ ۱۹۶۲۔ ۱۹۶۳۔ ۱۹۶۴۔ ۱۹۶۵۔ ۱۹۶۶۔ ۱۹۶۷۔ ۱۹۶۸۔ ۱۹۶۹۔ ۱۹۷۰۔ ۱۹۷۱۔ ۱۹۷۲۔ ۱۹۷۳۔ ۱۹۷۴۔ ۱۹۷۵۔ ۱۹۷۶۔ ۱۹۷۷۔ ۱۹۷۸۔ ۱۹۷۹۔ ۱۹۸۰۔ ۱۹۸۱۔ ۱۹۸۲۔ ۱۹۸۳۔ ۱۹۸۴۔ ۱۹۸۵۔ ۱۹۸۶۔ ۱۹۸۷۔ ۱۹۸۸۔ ۱۹۸۹۔ ۱۹۹۰۔ ۱۹۹۱۔ ۱۹۹۲۔ ۱۹۹۳۔ ۱۹۹۴۔ ۱۹۹۵۔ ۱۹۹۶۔ ۱۹۹۷۔ ۱۹۹۸۔ ۱۹۹۹۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۱۔ ۲۰۰۲۔ ۲۰۰۳۔ ۲۰۰۴۔ ۲۰۰۵۔ ۲۰۰۶۔ ۲۰۰۷۔ ۲۰۰۸۔ ۲۰۰۹۔ ۲۰۱۰۔ ۲۰۱۱۔ ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۳۔ ۲۰۱۴۔ ۲۰۱۵۔ ۲۰۱۶۔ ۲۰۱۷۔ ۲۰۱۸۔ ۲۰۱۹۔ ۲۰۲۰۔ ۲۰۲۱۔ ۲۰۲۲۔ ۲۰۲۳۔ ۲۰۲۴۔ ۲۰۲۵۔ ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ رَسُوْلِهِ  
**الفضل**

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء

**تمہاری غیرت گوارا کر لی؟  
حاشا وکلا!**

ایک برگزیدہ برحق مقام محمود پر کھڑا کیا گیا۔ خدا نے خود اسکو سراہا۔ اس شمع بزم خلافت کے پڑنے سے محمودی کہلائے شکر ہے کہ اس کے برعکس نسبت نہیں دیئے گئے۔ مدح کی ضد دم ہے اور مدح کے بالمقابل مذموم۔ مگر عام طور پر مدح تو انسانوں کی ہوتی ہے۔ اور حمد خدا کے پاک کی۔ یا اسکی جسے خدا بھی عرش پر رہا ہے (اللہ بجز علی العرش) یا اسکی جو کا اللہ نزل من السماء کا رتبہ اعلیٰ پائے۔ پس جب وہ جو لیے پاک جو دوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہیں تو اپنی طرف بلائیں کہ آؤ ہمیں دیکھو اور ہماری سنو، تو تم سب اور کچھو کہ انکی اصل غرض کیا ہو سکتی ہے؟ یہی ناکہ ہم وہ ہیں جنھوں نے خدا کے مامور کی عظمت و منزلت کو اپنے پاؤں میں روندنا چاہا۔ اور سنو جو ہم کہتے ہیں کہ خدا نے اپنے کوئی وعدہ پورے نہیں کئے نہ اس سے ایفا کی امید۔ اور اسکے رسول کریم نے جو نبی اللہ کی خوشخبری دی وہ بھی (پناہ بخدا) تری طفل نسلی تھی۔ اور اس کے جنم نے تیس چالیس سال تک جو سبق رٹوایا۔ وہ (معاذ اللہ) مجذوب کی برہمنی۔ اور سنو کہ عظمت اس مقام کی نہیں جہاں خدا کا پیارا نازل ہوا بلکہ عظمت کی اصل حقدار وہ ناشدنی جگہ کچھ جہاں وہ پیارا پیام اجل کو لبیک کہتا اور محسوس کش ایمان فروشوں سے بیزار ہو کر اپنے مولا کی طرف سدھار جاتا ہے (اناللہ) سنو کہ اسکی ساری درد بھری فریاد اکارت گئیں کیونکہ خداوند کے حضور ایک کی بھی شنوائی ہوتی۔ اس کے اہلیت اسکی ذریت کی تطہیر اور جن کے اصطفا کا یقین دلایا گیا تھا۔ وہ سب (معاذ اللہ) تقویٰ و طہارت

خالی صدق و صفائے بیگانہ اور دین حق کے دشمن بن گئے۔ دیکھو ہم اسی لئے دن رات ان کو مٹانے اور نپا دکھانے کی سر توڑ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تب اسے مسیح موعود کے مخلص غلامو ایسے رسول عربی کے اخلاص کیش کفش بردارو۔ ہاں اے خدا نے عیور کے باجیتت بندو! تم میں سے کس کی غیرت گوارا کر لی کہ دارالامان ہمدی کو حقیقی اور واقعی مدینۃ المسیح کو تخت گاہ رسول کو۔ منارۃ البیضاء کی پاک سرزمین کو ہاں اس خطہ مقدس کو جسے خدا نے ارض حرم قرار دیا اور اس عظیم شان فریہ مبارکہ کو جو لاکھوں فدائیاں سلسلہ حقہ کے امام محترم کا مقام خلافت ہے اور نبی اللہ بلکہ خدا نے تعالیٰ خود

**سالانہ جلسہ**  
۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء  
کو ہوگا۔ یہ تین تاریخیں اچھی طرح یاد رکھیں  
۲۵ دسمبر کی شام تک دارالامان میں پہنچ رہیں  
تو بہت مناسب ہوگا

سے اندھیر ہو رہی تھی۔ افراد امت کیا عوام کیا خواص دین اللہ کی حقیقت کو بالکل بھلا بیٹھے تھے غرض مسلمان درگزر مسلمان در کتاب کا پورا نقشہ کھیا ہوا تھا اور زمانہ کی حالت خطرہ الفساد فی البر والہی کا اعادہ کر رہی تھی کہ عین پور ہویں صدی کے سر بر جیسا کہ وعدہ تھا ان تمام مصائب سے نجات دلانے والا نور آسمان سے نازل ہوا جسکی روشنی سے بہتوں نے اپنے اندھیروں کو دور کیا اور صراط مستقیم کے ہدایت یافتہ کھلائے لیکن واحسرتا واویلا کہ انہی میں سے کچھ عجیب انانیت کے پستلے تجوت و نفسانیت کے بندے ایسے بھی نکل گئے جنھوں نے اس آسمانی نور سے بہرہ یاب ہونے سے کچھ فطرت ہی پست کیا کہ اس نور کو تاریکی بتلائیں۔ تریاق کو سم قاتل اور حقیقی حیات کو جو انھیں ایمں ہو کر ملی تھی۔ موت جانیں۔ کیونکہ دراصل اپنے اندر کچھ تاریکی باقی رکھتے تھے۔ پھر دنیا طلبی کا زہر ملاہن تقدیم دین کا عہد بھول جاتیکے سبب انکے قلوب بلکہ تمام اجسام میں سرایت کر گیا۔ اور ایمانی و علی حالت کے لحاظ سے واقعہ میں ان پر ایک موت ہی وارد ہو گئی یہی ہیں جنھیں محسوس کش کہتے ہیں اور ایسوں کا خمیازہ اعمال ہی ہو سکتا تھا پس ویل ہے اسپر جو حیات ابدی کے چشمہ سے سیراب ہو کر اس سے پھر جائے اور نامرادی کی موت مرے۔ ویل ہے اسپر جو اجالا چھوڑ کر گھپ اندھیرے کی طرف لوٹ جائے اور ہاں ویل ہے اسپر جو سیدر سے سو بھٹک کر ضال بھی بنے اور نفس شیطان کا شکار ہو کر مغضوب بھی

**ان رجی کا بیضل و کانسے**  
بھٹکتا وہ اپنے پیارے مامور کے کچھ وعدے فرماتا ہے اور ٹھیک ٹھیک پورے کرتا ہے۔ وہ اپنے رسول پاک کو۔ ہاں اپنے مہبط وحی کو سلا رب اپنے حبیب کے بروز ام کو اسکی آنکھوں سے دکھلا دیتا ہے کہ تیری سخت گاہ کا مستقبل شاندار ہے اور تیری پاک نسل کا اقبال روز افزوں ترقی پانے والا چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اور تا قیام قیامت حرف حرف اس کا پول بالا ہوتا رہے گا۔ مگر آہ وہ جو بھلا دینے والے ازلی دشمن کے دام میں پھنس کر عہد وفا سے پھر گئے۔ کہتے ہیں کہ خداوند

کے  
جماعت کا دایمی مرکز چھوڑ کر اور کسی طرف جائے؟  
کیا تم کسی فرضی و جعلی مدینۃ المسیح کی جابت قدم صدق و اخلاص سے چلکر جا سکتے ہو۔ جہاں نہیں وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہوگا جو ہم نے اوپر بتلایا ہے احمدی کہلا کر تمہاری ایمانی غیرت اجازت دیگی کہ احمدیت کو مٹانے والوں کا ساتھ دو۔ اعدائے دین و ملت کی رونق محض بڑھاؤ۔ اور خدا نے ذوالجلال کے دفتر میں ترو تقویٰ کے بجائے اتم و معدان کے معین و مددگار لکھے جاؤ؟ حاشا وکلا

**محسوس**

اسلام پر ایسا وقت پڑا ہوا تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں پڑا۔ اسوآن کریم ثریا پر اٹھ گیا تھا۔ دنیا تاریکی خلافت

جول گیا (پناہ اسی کی) چھوٹے سے قریہ کو وہ عظمت و جلال دے بیٹھا جو ایک بڑی ہی کا حق تھا۔ پر نادان کو کیا خبر! کہ اس بے حقیقت قریہ کا جلال تو ابداً لاپرواہی کے لئے لکھا جا چکا ہے مگر عظیم الشان ستیوں کی نسبت خداوند نے خردی کہ ایک وقت ہو گا جبکہ لوگ کہیں گے وہ بھی کوئی شہر تھا۔ پس خداوند ہمیں بھولا وہ اپنے بہتے کے بول ایک ایک کر کے پوسے کر گیا جسے دیکھنے والی آنکھیں دیکھیں گی بلکہ ابھی سے دیکھتی ہیں۔ صدقِ وحی کے اعداد ناخون تک زور لگالین۔ رب الافواج کے مقابلہ میں کوئی زور نہیں چلا کرتا کسی میں یہ طاقت ہے کہ قریہ کدہ کی مرکزی عظمت کو مٹا سکے؟

### شاید وقت آگاہوں

اصحابِ انبیاء نے کرنا چاہا رب کعبہ نے انہی کو مٹا دیا۔ آج بھی ایک ارضِ حرم کو اسی خطہ پاک کی مماثلت کا شرف حاصل ہے اور شب و روز اس کے درپے تخریب رہتے والے بھی موجود ہیں دو سال ہونے آئے ایک وقت خاص میں برابر بلاناغہ رب کعبہ کے حضور کھڑے ہو کر سورۃ الفیل ہی کیونسی پیاسے کی زبان مبارک پر جو زنجیر جاری ہو جاتی ہے اس میں کوئی سر نہ ہو۔ چودہ برس سے قیام میں رہا اس سے کیوں بالترتیب پناہ مانگی جا رہی ہے۔ ملک الناس کیوں وہ ہائی دیکھتی ہے الا الناس کے حضور کیوں فریاد و رونا ہوتی ہے؟ کہیں کوئی اصحابِ انبیاء کے مثل تو نہیں بن گئے خونِ ناحق کی تبتین لگا کر لوگوں کے سینوں میں ساہوگر لائے والے خناس تو ظاہر نہیں ہو گئے، شیطان درخان کی آخری جنگ کا زمانہ ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ رحمان کے مقابلہ میں وہ حریف سفلی غالب بیگا؟ تو یہ تو یہ! اہم مقام خوف ہے۔ خدا ترس مل لڑتے ہیں بدن کانپ جلتے ہیں جو خدا کا ہے اسے کون مٹا سکے گا؟ جو حسرت باقی ہو مثالیں آخر ان کا نہ دیکھ لیا کہ قادر و جل جلال سے جنگ ٹھاننے والوں کا مال کس ہوا کرتا ہے؟

### نشتہ ہرن جانتے ہیں

دولت کا گمنام و جاہت عزت کا غرہ۔ جاہ و منصب کا غرور۔ رو بہ بازیوں اور زمانہ ساز یوں کا زخم مند زور می بان آدری کی ترنگ۔ غرض تمیوں پر کیا ترس آئے؟ ہادی النظر میں ان بچاروں کا پس کر لیا سیٹ ہو جانا یقینی ہے لیکن شمسِ خدادان تجھے راہ کیا جائے کہ حق انہی طرف ہے تو ربِ عیوب کے حضور انہی کا پلہ بھاری ہے عزیزت الہی جوش میں آتی ہے تو اعدا حق کو محسوس کرنا ان کی طرح خاک سیاہ کر کے چھوڑتی ہے۔ حق کو حق مانگو قبول نہ کرنا اور بات ہے۔ مگر کھل کھل شوخی و شرارت پر کمانہ لینا دل آزاری بہتان بندی اور افترا پر داری کو اگر کلا تو اب بھکر عناد و فساد کی آگ بھڑکانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑتا تو بالیقین موردِ عذاب الہی بننے کے لچھن ہیں خوفِ خدا بھی آخر کوئی چیز ہے! وہ کیوں ولون سے اٹھ گیا؟ کیا نہیں جانتے کہ جب آسمان سے ایک ہاتھ آکر عفت کے پرے اٹھا دیتا ہے تو مادہ شام کی وجہت و شرور کیا چیز ہے اچھے اچھے جاہ و جلال والوں کے بھی سارے نشتہ ہرن ہو جائیں مبارک ہو بری گھڑی آنے سے پہلے اپنے انجام کو سوچ لیں۔

خوش ہنوں خوشیوں کے نشتہ ہرن سب اتزنیوں کے عم کی گھٹا آتی ہے گرجتی۔ گھڑی میں ہاں گھڑیاں ہے بھتی (دعائی)

### وام تہ وانہ

تازہ پیامِ شہم خیالوں کو پیامی جلد سالانہ میں شریک ہونے کی زور سے دعوت دیتا اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارے اجاب اپنے ساتھ غیر احمدیوں اور باخصوص محمودیوں کو لانے کی بالخصوص کوشش کریں جو وہ ان کے لئے اپنی گھر سے ہی کچھ خرچ کرنا پڑے۔ اگر ایک سعید روح بھی ہمارے کوششوں سے راہِ صدق و صواب پر آجائے تو یہ تمہاری کردہ ہار و پیے کی دولت سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے پھر آگے چل کر کہتا ہے کہ جن اغراض کے لئے اس قدر روپیہ خرچ ہو رہا ہے وہ یہی تو ہیں کہ لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لانے کی کوشش کی جائے۔ اسی کا نام دوسرے لفظوں میں حفاظت و اشاعتِ اسلام

ہے آخر میں اس مادہ روحانی کا شوق ولا یا گیا ہے جس کی دعوت دیکھتی ہے اور جو ہم نہیں یا جانو لائے مگر اسوس اس کی توضیح کچھ بھی نہیں کی گئی گو اد پر کی عبارت سے اس کا پتہ چل جاتا ہے اس واسطے ضرورتاً ہم ہی اس پر روشنی ڈالنے دیتے ہیں۔ اس مادہ روحانی میں کیا کیا نثار ہو گئی لازماً اور بالیقین ارواحِ مومنین کے لئے وہی سخت مضر صحت الایلا ہو گئی جس کی برسوں سے کھڑی سی پکت ہی تھی اور اب تو باسی ہو کر اس میں سخت عفو منت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس کا خلاصہ جزان چند خطرناک مواد کے قطعاً اور کچھ بھی نہیں کہ معاذ اللہ قادیان ایک شہر کا گدی ہے۔ مسیح موعود نے آج سے نبی اللہ بلکہ اک معمولی مجدد۔ مرکزِ احمدیت اب دارالامان نہیں رہا دارالحریت بنا ہے۔ اور مسیح کی ذریت مسیح تمام جماعت کے راہِ صدق و صواب اور صراطِ مستقیم سے ہٹ گئی ہے۔ جس کے صاف صحیح معنی یہ ہوئے کہ مسیح موعود معاذ اللہ دنیا سے ناکام گیا اس کی جماعت بگڑ گئی یا اگر اس کی کچھ باقیات الصلوٰت دنیا کے پردہ پر بکھی ہیں تو وہی معدودے چند خود فراموش ناحق کوشش ستیان جو آج بڑی جارت اور بانی سے اس کو اس کے خداداد مدارج عالیہ سے جو اب رہی ہیں۔ اور جن کی تمام تر سعی کام صرف اب یہ ایک ہی عا رہ گیا ہے کہ کسی طرح جماعت کی امتیازی خصوصیات کو منکران مسیح و مہدی کی ولاری پر سے قربان کر کے احمدیت کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا جائے۔ اور سلسلہ کو مرکز مقدس جو ابی بشارات کے مطابق نزول انوار و برکات کی جگہ اور لانا تھا ترتیبات کا مقام واجب الاحترام پر محض خلافتِ حقہ اور اہمیت اظہار کی عداوت میں ایک مقہور و مفضول بتی ثابت کیا جائے جس سے کچھ کر پیامی بلند آگ کی طرف لائیں گھر سے خرچ کرنا بھی لالچ دیا جاتا ہے۔ لیکن الحمد للہ ہمیں ملنا ان کے ہماری سخت ایسی ایمان فروش نہیں ہے جو ہاتھ کے میل کی طرح اپنے دین و ایمان کو معرضِ خطر میں لائے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق پر بفضلِ خدا قائم ہے۔ اسے اپنی ضمیر کے کوسے کرنے نہیں آتے وہ فانی و جاہت و شہرت پر امن لازماً عزت کو ہرگز ہرگز قربان نہ کریگی جو مومنوں کو ہار گاہ رب العزت سے عطا ہوتی ہے اسے چند کھوٹے پیوں کا لالچ

م ایک اک انہی بگڑے ہوئے جماعتوں میں سے ہے جس کا مقصد ہے کہ مسیح موعود کے نشتہ ہرن کو اپنی بگڑی ہوئی جماعتوں میں سے لے کر آج کے نشتہ ہرن کے نشتہ ہرن بنائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
خدمہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# چٹاگانگ کی شاہی جامع مسجد میں

(اور تقریباً)

## پانچزار آدمیوں کے بالمقابل تباری فتح

فاحمد علی صاحب

بہت کوشش کی گئی کہ سناٹا باضابطہ طریقہ سے منظم انتظام کے ساتھ عامہ شہر کے مشورہ سے ہو۔ لیکن مولوی صاحب جن کو اپنی جماعت کی کثرت پر ناز اور جہلار پر اپنی مولویت جتانے کا شوق ہو وہ بھلا کب نچلے بیٹھ سکتے ہیں۔ بغیر مشورہ اور بغیر اطلاع جھٹ ایک اشتہار شائع کر دیا گیا جس میں علاوہ اور بھونی باتوں کے یہ بھی شائع کیا گیا کہ ۲۷ نومبر کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک مباحثہ ہو گا۔ چونکہ قادیانی جماعت کا ایک غلیظہ (جماعت احمدیہ کا تو ایک ہی غلیظہ قادیان میں ہے) آیا ہوا ہے اور چٹاگانگ کے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مباحثہ میں اگر شریک ہوں وغیرہ اور لوگوں کو جتانے کے لئے ایک رقعہ بھی مولوی محمد ناظر صاحب نے لکھ کر بھیج دیا کہ میں مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے بی ڈی کو بلا کر مناتا ہوں۔ مولوی مبارک علی صاحب نے مولوی صاحب کو یہ کہا کہ اگر آپ واقعی مجھ کو ثالث مانتے ہیں تو آپ پھر سوچ کر مجھ کو مطلع فرمائیے کہ میں خدا کے لئے ایمان آ اور حقا جو فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپ عملدرآمد کرینگے۔ اگر آپ اس کے لئے طیار ہیں تو ذیل کی شرطوں کو منظور فرمادیں۔ میں ان شرطوں پر ثالث ہونا قبول کرتا ہوں :-

اول یہ کہ مباحثہ پہلے چار مدتیں مسیح پر ہو۔ جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے :- دوم یہ کہ جو دعویٰ ہو وہ دو تقریریں کرے ایک اول ایک آخر۔ اگر آپ حیات مسیح ثابت کریں تو آپ دو تقریریں کریں۔ چیم مولوی خلیل احمد صاحب صرف ایک تقریر کرینگے اور وفات مسیح ثابت کرینگے۔ میں مولوی محمد خلیل احمد صاحب کو دعویٰ

بنانا ہوں تو وہ دو تقریریں کرینگے۔ اور آپ صرف ایک۔ ہر ایک تقریر صرف ایک ایک گھنٹہ تک ہوگی۔ درمیان میں ایک لفظ کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص غلات واقعہ یا بے ثبوت یا بغیر حوالہ کتاب صنف وغیرہ کے بات کہو تو دوسرا فریق اسکو نوٹ کر رکھے۔ اپنے وقت میں اس کا اظہار اور ترویج کر دے :- سوم یہ کہ شہر کے چند معززین (جن کا نام لکھ کر دیا گیا تھا) میں سے جو ان کا ذمہ لیں ان کی ایک تحریر جسے پاس بھیج دیں۔ خدا جانے مولوی صاحب کے کس دلیل اور ثبوت پر ناز تھا یا اس کے اندر کوئی اور بات پوشیدہ تھی۔ مولوی صاحب نے فوراً لکھ کر بھیج دیا کہ آپ کی سب شرطیں مجھ کو منظور ہیں۔ پس جمعہ کے روز ہم لوگ انتظار میں رہے کہ اب مولوی صاحب امن کی ذمہ داری کا خط لکھ کر بھجوادینگے تو چلیں گے یہاں تک کہ عاجز نے مولوی مبارک علی صاحب کے مکان پر چار آدمیوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی۔ ایک ہمارا پر جوش بھائی نواز احمد تھا جس نے بیعت کا خط چند روز ہوئے بھیجا ہے۔ اور جو ہر وقت ہمارے ساتھ جان نثاری اور رفاقت کا بہتر ثبوت دیتا ہے دوسرے غلظہ بھائی مولوی مبارک علی صاحب تیسرے انکی والدہ محترمہ جنھوں نے پردہ کے ساتھ جمعہ میں شرکت کی چونکہ میں اور ہم لوگوں نے دعائیں کیں۔ اور ہمہ تن طیار ہو بیٹھے۔ لیکن افسوس کہ کوئی ذمہ داری کا خط نہ پہنچا۔ کچھ دیہاتی مسلمان ہمارے پاس نماز جمعہ سے فارغ ہو کر آئے۔ بیٹو پوچھا کہ آپ لوگ کہہ آئے ہیں تو ان نے کہنا کہ صرف آپ کو دیکھنے کے لئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ بیچارے شاید مجھ کو ہی ہماری سمجھ کر دیکھنے آئے ہیں میں نے انکو سمجھانا شروع کیا۔ اور جگہ کار سالان کو دیا جو بہت شوق سے ان لوگوں نے لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی ایک بڑی جماعت پہنچی جس نے انجویم مبارک علی صاحب کے یقین دلا یا کہ ہم لوگ امن کا ذمہ لیتے ہیں۔ آپ لوگ چلیں۔ گو یہ لوگ ان لوگوں میں سے نہ تھے جن کے ذمہ داری چاہی گئی۔ لیکن انجویم مولوی مبارک علی صاحب نے اپنے اور خدا پر بھروسہ کر کے مجھے کہا کہ چلیں۔ ہم لوگ تین آدمی جامع مسجد میں پہنچے۔ آدمیوں کی بہت کثرت تھی۔ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے غلاموں کے پہنچنے کے ساتھ اس مجمع میں سے گونج سی اٹھی۔ مجمع میں علاوہ عوام کے تقریباً دو ڈھائی سو ایسی مخلوق بھی تھی۔ جن کو مولوی کہتے

ہیں لیکن افسوس کہ چٹاگانگ کے معصوم مزاج علماء اور تعلیمی لوگوں میں سے نہ تو شمس العلماء مولوی کمال الدین صاحب تھے۔ اور نہ مولانا عبد اللطیف صاحب۔ پروفیسر کلج اور نہ مولوی شاد اللہ صاحب پروفیسر کلج اور نہ مولوی جلال الدین صاحب وکیل اور نہ مولوی عبد اللہ صاحب وکیل وغیرہ تھے۔ انجویم مولوی مبارک علی صاحب نے مولوی محمد ناظر صاحب کی منظور کردہ شرائط کو پڑھ کر سنا یا۔ اور کہا کہ میں اجازت دیتا ہوں کہ پہلے مولوی محمد ناظر صاحب جاسکیں یہ تقریر کریں۔ اور اگر مولوی صاحب پہلے تقریر کرنی مناسب نہ سمجھتے ہوں تو چیم مولوی خلیل احمد صاحب (یعنی عاجز راقم) وفات مسیح پر تقریر کریں لیکن مولوی محمد ناظر صاحب اور مولوی محمد حسین محدث وغیرہ نے ایک فہرست کتابوں کی میرے سامنے پیش کی کہ ان کتابوں کو آپ مانتے ہیں یا نہیں۔ پینے کہا کہ ان کو آپ کو پہلے طے کر لینا چاہئے تھا۔ اچھا میں اپنی تقریر میں بتا دوں گا کہ میں کن کن کتابوں کو مانتا ہوں۔ آپ نوٹ کر لیجئے گا۔ لیکن مولوی صاحب نے جب اصرار کیا تو میں نے اس فہرست کو لیکر دیکھا تو میرے دل میں درد ہوا اور افسوس سے کہنا پڑا کہ یاد رہے ان قومی اخذ القرآن بھجور آئے۔ اس فہرست میں قرآن پاک کا نام نہ تھا میں نے کہا کہ یہ کسی فہرست ہے۔ جس میں کتاب اللہ کا نام نہیں۔ مولوی صاحب کچھ شرمائے۔ اور کہنے لگے۔ ان میں معنی تفسیریں ہیں یہ سب قرآن ہی تو ہیں میں نے کہا کہ تو اب معلوم ہوا کہ جلالین ایک قرآن ہے کئی ایک قرآن ہے۔ یہ صنادید ایک قرآن ہے دہیزہ ایک قرآن ہے کہ مسیح سات گھنٹہ یا تین دن کے لئے مر گئے متیرا قرآن کہتا ہے کہ مسیح بالکل ہی مر گئے۔ پس ان متعدد قرآنوں میں کونسا قرآن سچا ہے قرآن کی تعریف ہے۔ لہذا ان حدیث عن اللہ لوجہ وافیہ اختلافاً کثیراً مگر اب آپ کے قول سے معلوم ہوا کہ قرآن میں اختلاف کثیرہ ہے اور میں نے کہا کہ مولانا صاحب اگر یہ قرآن ہی آپ میں لڑ جائیں تو ان کا حکم در فیصلہ کرنے والا کون ہو گا مولوی صاحب نے کہا کہ دوسری تفسیریں میں نے کہا کہ آپ نے جن تفسیروں کا نام اس فہرست میں لکھا ہے۔ خدا کے فضل سے ان میں سے ہر ایک میں ہمارے موافق بھی اقوال ہیں اور آپ کے موافق بھی ہیں اس تنازع کا فیصلہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کو مقدم رکھا جائے اور قاضی و حکم قرار دیا جائے فان تنازعتم فی شئی فمن ذی الی الی اللہ وراسولہ پس قرآن اور حامل قرآن ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم قرار دیا جائے۔ مولوی صاحب نے کہا میں تو مجتہد نہیں ہوں میں نے کہا اگر آپ مجتہد ہیں تو ایک بڑے مجتہد کی رائے اسی بار سے یہ سنا تا ہوں۔ حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اذا قلت قولاً و کتاب اللہ یخالفہ انکرہ اقول بکتاب اللہ عجزت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعرضوا عن علی کتاب اللہ فان وافقہ فهو منی و اذا قلنہ میں یہ ہمارا مسلک ہے۔ میں قرآن پاک کو مقدم رکھتا ہوں اور جس کتاب یا جس قول سے کلام اللہ کی تکذیب نہ ہوتی ہوں سب کو ماننا ہوں۔ اسی اصل پر میں آپ کی پیش کردہ کتابوں کو ماننا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان سب کے اوپر کلام اللہ یعنی قرآن مجید کا نام درج کیا جائے مولوی محمد ناصر صاحب مناظر اور مولوی محمد حسین صاحب محدث سے جب ان باتوں کا جواب نہ ہو سکا تو مولوی مبارک علی صاحب نے کہا کہ آپ میں تقریر شروع کرنا ہوں آپ بحث کرنے جائیں مولوی صاحب کے سارے مضامین کو جس کے زعم پر مجبور ہو کر کے مولوی صاحب نے بحث کی جرات کی تھی جب مذکورہ بالا محکم احادیث اور اصول سے توڑ دیا تو فوراً مولوی صاحب نے کہا کہ میں آپ کو ثالث نہیں ماننا آپ عربی نہیں جانتے ہیں مولوی مبارک علی صاحب نے کہا کہ آپ نے جان بوجھ کر اور بڑے اصرار کے ساتھ مجبور کر کے مجھ کو ثالث بنایا ہے اب میں کچھ انصافاً کہتا ہوں تو اس پر عمل نہیں کرتے ہیں تو مولوی صاحب نے کہا کہ آپ اس طرح باتیں نہ کریں ورنہ میں لوگوں کو روک نہ سکوں گا دوسرے لفظوں میں اس کے معنی یہ ہیں کہ مولوی صاحب نے اپنی جمعیت کا رعب ڈالنا چاہا۔ لیکن مولوی مبارک علی صاحب نے کھڑے ہو کر شرائط اور مولوی صاحب کے اصرار اور بعد کو شرائط سے انکار اور کتابوں کے متعلق اصولی باتوں کو سمجھایا اور کہا کہ باوجود اس قدر زور شور کے اب مولوی صاحب بحث پر راضی نہیں ہوتے تو اس میں کیا کوئی تصور نہیں جب مولوی محمد ناصر صاحب جن کو اشتہار میں بحر العلوم کہا گیا تھا اس طرح لاجواب ہو گئے تو مولوی محمد ناصر صاحب کے رفیق جناب مولوی عبد الجبار صاحب جن کو ان کی پارٹی کے لوگ خزننگار کہتے ہیں۔

بلائے گئے اور آپ مجمع کو چیرتے ہوئے تشریف لائے جناب بحر العلوم صاحب تو ممبر کی ادھر کی سیر پر تھے خزننگار صاحب اس کی دوسری سیر پر بیٹھے تیسری سیر پر چونکہ کاسرا ہو کر من اور مولوی مبارک صاحب بیٹھے۔ مولوی عبد المجید صاحب بھی آئے ہی یہی کہا کہ میں آپ کا ثالث ہونا پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ مولوی عبد الجبار صاحب سے مباحثہ ہونا قرار پایا تھا اور نہ ان سے شرائط طے ہوئے تھے۔ اس پر میں نے کہہ دیا ہو کر کہ اگر حضرات آپ کو معلوم ہونا چاہتے ہیں کہ نہ تو مولوی مبارک علی صاحب نے درخواست پیش کی تھی کہ مجھے ثالث بناؤ اور نہ ان کی خواہش ہے کہ ضرور ہی ثالث رہوں۔ یہ تو خود مولوی محمد ناصر صاحب کی ذمہ داری اور ان کا اصرار تھا جو انہوں نے اس کو قبول کیا میں نہیں سمجھتا کہ کس غم پر ثالث قرار دیا تھا اور پھر خود ہی اپنی تحریر کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ میں ایک مسافر ہوں پیغام حق پہنچا آیا ہوں ہماری باتوں کو سینے کی خواہش ہو تو سنیں اگر نہ سیکے تو میں مجبور بھی نہیں کرتا۔ اسی طرح اگر مناظرہ کرنا کی خواہش ہو تو میں موجود ہوں۔ لیکن میں ثالث کہان سے لادنگا کس کی خوشامدین کرتا پھر دنگا۔ اب میں ساری مخلوق کو جو اس وقت خدا کے گھر میں چھٹی ہے ثالث قرار دیتا ہوں۔ آپ لوگوں میں سے ہر ایک کو میں ثالث ماننا ہوں۔ یہ مجمع بھی آپ ہی کا اور علماء بھی آپ ہی کے۔ اب تو میں آگیا ہوں اور پیغام حق پہنچا کر ہی جاؤں گا۔ مولوی مباحثہ کے لئے طیار ہو جائیں لیکن جس کی ہمت نے مولوی محمد ناصر صاحب کے زطن چہنبن لیا تھا اسی کے خوف سے مولوی عبد المجید صاحب خزننگار بھی لرزان ہو گئے۔ کہا کہ دفات سچ پر بحث کی ضرورت نہیں آپ مجھے بتائے کہ غلام احمد صاحب ابن مریم کس طرح ہو گئے میں نے کہا دفات سچ و حیات پر مباحثہ ضروری ہے اور علامہ برین آپ کا جہل مناظرہ بھی اسی غرض کے لئے منعقد ہوا ہے۔ میں نے بتا دیا کہ مولوی محمد ناصر صاحب نے دفات سچ ثابت کر نیوالے کو پانچ سو روپیہ انعام و نذر کا وعدہ کیا ہے مگر یہ تو زبانی باتیں ہیں۔ دیکھئے جس غم پر انہوں نے یہ تحریر لکھی ہے۔ وہ

زعم اور ناز اب کیا ہوا۔ وہ لکھتے ہیں: السلام علیکم تھا لکھتی علی اہل المذہب الفاسدہ خصوصاً علی من یدعی ان عیسیٰ بن مریم علی بنیاد بنا علیہ السلام۔ قتل ما کتد لہ برقم بجد الی السماء من طوائف الملکات ان اراہل البلاد قد استقرت علی ان ینعقد مجلس فی ہذا اللیلۃ فی اہل العلم من المشرق و کتہ ان یکھروا ہنا کفتکلامہ و ما یزعمون قطع نظر اس کے کہ آپ کی عربی کیسی ہے مولوی صاحب کا چیلنج تو دفات سچ پر ہی بحث کرنا ہے اور نہ لکھنے کے ذریعہ بھی مجبور بلایا ہے۔ بس اگر مولوی محمد ناصر صاحب اپنے چیلنج پر چھپتے ہیں تو آپ جو انکی جگہ پر بحث کرنے آئے ہیں آپ ہی اس پر بحث کر لیں۔ پھر دفات ثابت ہونے کے بعد آپ کو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ ابن مریم کے معنی کیا ہیں آیا شیل ابن مریم یا دی ابن مریم جو ناصر میں پیدا ہوئے۔ مگر اسوس کہ بار بار اس مسئلہ کے سمجھانے کے پہلے دفات و حیات پر مباحثہ ضروری ہے مولوی عبد المجید صاحب بھی اس مضمون پر کسی طرح بحث کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے وہ بھی کہتے رہے کہ بتاؤ مرزا صاحب ابن مریم کیسے ہوئے پھر میں نے کہا کہ اچھا میں آپ کی اس بات کا بھی پہلے جواب دیتا ہوں لیکن آپ باور رکھیں کہ آپ کو خود پھر حیات و موات کی بحث پر آنا پڑے گا نیچے ابن مریم سے ہماری مراد اسرائیلی ابن مریم نہیں ہے بلکہ شیل ابن مریم ہے اور وہ موعود شیل ابن مریم ہی ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں کیونکہ وہ دفات کے بعد نہیں سکتے ہیں اسلام میں اور انہیں نہیں اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچ سمجھتے ہیں تو اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں اگر حدیث کی وقعت رکھتی ہے تو اس کے یہی معنی ہیں۔ ورنہ قرآن کے بالقابل حدیث کو چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن میں تو کہتا ہوں کہ حدیثوں کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں پیشگوئی یا تاویل طلب ہوا کرتی ہیں اور تو اس کے بعد اس کی حقیقت کہلتی ہے۔ ابن مریم کے لفظ پر آپ تعجب نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور محبت میں جو شخص فنا

ہوتا ہے تو سلوک کی منزلوں کو طے کرتا ہوا ان مرتبہ کو اور نام کو پالیتا ہے جو نبی اسرائیل کے نبیوں کے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر بزرگان دین نے بھی کہا ہے کہ میں موسیٰ ہوں میں عیسیٰ میں ابراہیم ہوں۔ میں ابن مریم ہوں۔ دیکھو بایزید بطامی اور حسین الدین شہی اور شاہ فیاض دہریہ بزرگوں کے اقوال حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی بھی فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کل من احیا حقیقۃ۔ یعنی من علتہ الحب۔ تو یہی بدیقا عند ناشئ من الرب بہمارے حضرت احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔

صد ہزاران یوسف بنیم درین چہاہ ذقن  
دان مسیح ناصری شد از دم ادبے شمار

پس ہر ایک سچا مومن بھی مریم ابن مریم اور مسیح ناصری دہریہ ہو سکتا ہے۔ سورہ تخریم کی آخری آیتوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر کوئی موعود مسیح ابن مریم نہیں ہو سکتا ہے۔ مسیح موعود وہی ہوا جس کے لئے وعدہ تھا۔ اور جس نے کس صلیب کیا جب مولوی صاحب نے یہ معقول جواب پایا اور سامعین کا رنگ بھی اپنی طرف سے پھرا ہوا دیکھا تو خیرنگالہ صاحب نے وہ طریقہ اختیار کیا جس کی عبارت یہود کے علماء کو بہت سختی پہنچا ہے تو بے ہوئے الفاظ کی تحریف اور تبدیل کی اور کہنے لگے کہ آج ہمارا بہت سا شہر رفع ہو گیا اب معلوم ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب وہ ابن مریم نہیں ہیں بلکہ نقلی مسیح ابن مریم ہیں لیکن مجھ کو نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ مرزا نقل عیسیٰ کیوں بنے انکو تو امت محمدیہ نے کا دعویٰ ہے افسوس کہ نقل محمد بنی سے اور ایک سرٹھی اور چڑھکر نقل عیسیٰ کیوں بن گئے۔ اگر نقل محمد بھی اپنے کو کہتے تو مجھ کو کچھ تعجب اور افسوس نہ ہوتا۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب اپنے بچے کے لفظ میں استعمال کیا ہے اگر اس سے مراد جعلی اور بنا دئی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ اپنے غلطی کی مرزا صاحب اصلی اور صادق موعود ہیں۔ اور مسیح موعود کو مشیل ہی ہو کر آنا تھا کیونکہ اسرائیلی ابن مریم تو وفات پا گئے وہ قیامت تک لوٹ کر نہیں آسکتے ہیں۔ اگر نقل سے آپ کی مراد عیسیٰ مسیح ابن مریم ہے تو آپ کو اختیار ہے۔ نقل مسیح کا نقل

استعمال کریں۔ باقی رہا یہ کہ مرزا صاحب نقل محمد کیوں بنے جس کا آپ افسوس اور ہمدرد ہے۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ درجہ ایک نیا نوعت آنحضرت اور فنا الہیہ ہونے کی وجہ سے ملا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے الفاظ محمد ہونگی دعاوی کو آپ میں تو میں۔ وہ کہتے ہیں۔

سبح سیر زمان منم کلیم خدا۔ منم محمد دا محمد کہ جنتی باشد  
میر وہ کہتے ہیں۔  
آدم نیز احمد خستار۔ در برم جا کہ ہمہ ابرار  
اور وہ کہتے ہیں۔  
احمد اندر جان احمد شد پدید۔ اسم من گردید اسم آن حید  
اگر میں حضرت مرزا صاحب کے تمام تھک یا اشعار آپ کو سناؤں تو شاید آپ کہہ دینگے کہ تم نے سیلا خوانی شروع کر دی مگر حقیقت یہی ہے کہ حقیقی سیلا و شریف ہی مولود خود کہلے جو کہ آخرین منہم لما یلقوہم کے دعویٰ کے مطابق برداری رنگ میں احمد قادیانی کے اندر جلوہ فرما ہوا پائی دنیا میں جتنے سیلا دمنائے جاتے ہیں وہ سب جعلی اور بنا دئی ہیں۔

خیرنگالہ صاحب نے جب دیکھا کہ جس ذلت کے خوف سے ہم نے قذافیہ مسیح پر مباحثہ کرنے سے پہلو تہی کی تھی وہ مذمت اس طرح کے مکالمہ پر بھی مل رہی ہے اور دلچسپی کے ساتھ لوگ جواب کو سن رہے ہیں تو انہوں نے منیر رنگ بدلا۔ وہ یہ کہ کسی طرح جمعیت میں جوش اور اشتعال پیدا کر دیا جا چکا تھا انہوں نے کہا کہ آپ ہم مسلمانوں کے ساتھ جو کہ ہزاروں ہزار ہیں نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں۔ بلکہ گون سے نفرت کیوں کرتے ہیں دہریہ۔ اتنے میں سجد میں عصر کی قضا ہوئی۔ مجھے کہا گیا کہ نماز کے بعد پھر ہا۔ شروع ہو۔ ہم تین آدمی اس جمع سے باہر آئے اور ہفتہ بقا علیحدہ نماز آدا کی اور پھر جمع عام میں بیوی بچے مملوقی کا اثر ہام اور زیادہ ہو رہا تھا مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ پھر اپنے اعتراضوں کا اعادہ کروں میں نے کہا کہ شوق پھر میں جواب دینا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ حدیث میں لکھا ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جو شخص متقی انسان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ کو یا میر سے پیچھے نماز پڑھتا

ہے۔ اور پھر حدیث میں امام کی شرائط میں اور نقل کی کتب مثل شرح وقایہ ہدایہ قدوسی دہریہ میں بھی خاص۔ غلام۔ اندھے اور بلکہ حرامزادے وغیرہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو بہتر نہیں سمجھا گیا۔ پس بتاؤ کہ ایک وہ شخص ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے نامور کو مانا اور امام برجی کے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک دہ شخص ہے جس نے اس نامور کو چھوٹا جانا اور معتاد کر کے مطابق حدیث جہالت کی موت اختیار کیا کیا اتنا میں دونوں برابر ہو سکتے ہیں افسوس کان مومنا کن کان تاسدقا لا یستون۔ کیا ایک منکر امام حق رکھتا ہے کہ ایک شیخ امام برجی کا نماز میں امام ہو۔ میں نے کہا کہ دیکھئے یہ غیر نیکالہ اور بزرگالہ صاحبان جو ہمارے ساتھ اس مسجد میں ممبر پڑھے ہیں۔ لیکن ہے کہ اندرونی طور پر بعض جزئی فضیلت تجھ پر رکھتے ہوں لیکن ایک کبلی کبلی اور ظاہری فضیلت جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دی کہ میں امام برجی کو دل د جان سے سچا سمجھ کر قبول کیا ہے اس سے مولوی صاحب اور یہ بجز العلوم صاحب محمد دم ہیں گو مولوی صاحبان کے نزدیک ہمارا امام معاذ اللہ صادق نہ ہو مگر میں تو اس مسیح موعود اور امام مہدی کو صادق سمجھتا ہوں پر ایمان لایا ہوں۔ پس از روئے حدیث اور اصول فقہ مجھے ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے جو امام پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے غیب متقی وغیرہ ہو۔ مجمع سے اکثر آواز آئی کہ بیشک بیشک۔ پھر میں نے اور رنگ میں بھی جواب دینا چاہا۔ لیکن مولوی صاحب نے گھر کر کہا کہ اب آپ بیٹھ جائیں۔ میں نے سامعین کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھ کو اور باؤن کا بھی جواب دینا پائی ہے لیکن مجھ کو بیٹھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے لہذا میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آواز اٹھی کہ نہیں نہیں آپ جواب دین۔ لہذا مجھ کو پھر اٹھنا پڑا اور میں نے کہا کہ مولوی صاحب نے مجھ پر یہ بھی الزام لگایا ہے کہ آپ لوگ ہم مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں دہریہ اس جواب میں عاجز نے ایک پر جوش تقریر کی جو کہ ثابت پروردہ تھی عوام اس کے درد کو محسوس کر رہے تھے اور متاثر ہو رہے تھے مولوی صاحب نے دیکھا کہ اب شام ہو چکی ہے۔ اگر یہی سلسلہ سوال و جواب کا جاری رہا تو نتیجہ بہت خراب ہو گا۔ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اور کچھ جواب نہیں چاہتا ہوں مجھ کو بتائیے کہ آپ جو

# مزید اطلاع

بعض احباب جلسے کے ایام میں اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے علیحدہ مکان کی فرمائش کرتے ہیں تمام ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مکانات کی قلت کی وجہ سے ایسا انتظام کرنا مشکل ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کے گھروں میں ستورات کے لئے کافی انتظام رہائش کیا گیا ہے۔ اور مردوں کی رہائش کے لئے حسب دستور سابق شہر کے اندر اور باہر مکانات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ والسلام خاکسار عبدالغفران ناظم مکانات۔ ۱۱ دسمبر

## فہرست نومبائین

لغایت ۱۱ دسمبر ۱۹۱۵ء

ابو بخش	انریقہ	اندام	ہزارہ
نثار گانی	کشمیر	خواجہ	گجرات
نور الدین	گجرات	بھتی صاحب پوری	بھارت
نظاہر محمد اہل عیال	//	ابو عبداللہ خان	لاہور
Kalathel	مالابار	محمد کریم	پونا
خدیجہ اکبری	//	سماۃ محمدی بیگم	مدھاس
خدیجہ الفولے	ہزارہ	زینب	مالابار
سمند خان	//	آسیہ	//
سمند خان	//	میرزا	//
عبدالجبار	//	۱۸	//

مزید اطلاع لاہور ایک نہایت زبردست ٹریکٹ جابجائی ہے یا قادیان فضل کریم صاحب نے شائع کیا جس میں دس لاکھ اس بات کی بیان کی گئی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کام کرنا قادیان پر اور وہی مدنتہ المسیح ہے نہ کہ لاہور احباب کے چاہئے کہ وہ محصورہ ایک پبلشر کیٹ کی متعدد کاپیاں منگوالین اور علیہ سے اول اپنا پتہ اور قریب جوار کے دیہات میں تم کو کرین جلد منگوالین ۲۰۲ سے رہ گئے ہیں ملنی کلپتہ دستہ تشہید اکتل۔ قادیان

بھگتو قیام گاہ تک پہنچا دیا۔ شہر میں مختلف طرح کی افواہیں پھیلی ہیں جہاں جوار دو نہیں سمجھتے وہ تو کہتے ہیں کہ قادیانی بارگیا لیکن تسلیم یافتہ اور دو سمجھنے والے کہتے ہیں کہ جوار العلوم صاحب کے بہن پر سوا بیان اردہی تھیں۔ اور مولوی عبدالحمید صاحب ادھر ادھر کی باتیں بنا کر اپنی جان بچا رہے تھے۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ کی تقریریں جگہ میں ہوتی تو سامنے جہلا اور دیہاتی لوگ آپ کے ساتھ ہو جاتے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے غازی علیحدہ پڑھی اگر اگٹ پڑھتے تو سامنے جماعت آپ کے ساتھ ہو جاتی۔ (باقی آئندہ)

## نامہ مدراس نمبر ۹ پارہ اول کی چھپوائی کا کام اگرچہ بعض حص

چیزوں کے طیار کرنے کے سبب کسی قدر التوا میں پڑا ہے تاہم امید ہے کہ جلد اثنا اللہ طیار ہو کر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ تب دنیا دیکھے گی کہ قرآن تعریف کے حقائق و معارف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت فضل عمر پر کھول دیئے ہیں وہ اپنے اندر ایک معجزانہ رنگ دکھاتے ہیں۔ پریس میں کام بہت رہتا ہے۔ اور اکثر وقت اس کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ اس واسطے تبلیغ کا کام بہت کم ہوتا ہے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دو نئے بیعت کے خطوط اس ہفتہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں۔ جن میں ایک خط ایک یوٹیشن صاحب کا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے بیان کی جماعت میں مولوی سلطان محمود صاحب ایک لائق اور جوشیلے قدیمی احمدی ہیں جن سے پروفٹا کے پڑھنے وغیرہ میں مجھے بہت ہی امداد ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جو اے خیر عطا کرے۔

برادر محمد نعیم صاحب تاجر قادیان نے جوئی اور دو شہین چھپوائی سے وہ خوشخطی۔ حمدگی کا خدا اور چھپوائی کی حمدگی کے لحاظ سے قابل توجہ ہر کاش کہ فارسی اور عربی بھی سچی چھاپی جائے والسلام: مفتی محمد صادق (صاحب)

کہتے ہیں مسیح وقات پاگے اور پھر کہتے ہیں کہ آنے والا مسیح مسیح ہے۔ تو بتائیے۔ اس میں منہ سے یا نقص اور پھر منع یا نقص اجالی ہے یا تفصیلی۔ پس صرف اسی بات کا مجھ کو جواب دیجئے۔ مولوی صاحب کا ان پہل الفا ایجاد کرنے سے مطلب یہ تھا کہ میں ان کے ساتھ لفظی بحث میں مبتلا ہو جاؤں۔ اور دوسری باتوں کے جواب دینے کا وقت ملے۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب اپنے جتنے اعتراض مجھ پر کہے ہیں تو آپ کھڑے ہو کر اعلان کر دیں کہ ہم اپنے بقایا عزائم کو داپس لیتے ہیں ہماری غلط فہمی تھی جو میں نے اعتراض کئے اور بہائے دیگر اعتراض سب لغو تھے۔ اب صرف یہی اعتراض ہے۔ مولوی صاحب کو خط بحث کرنا منظور ہی تھا لیکن نگلہ زبان میں جاہلون کو مخاطب کرنے نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ تالیان بین اور جلسہ نہ ہم برہم ہو گیا۔ چونکہ جمع بہت کم تھی اس لئے ان دونوں مولوی صاحبان اور نیز اور بھی چند لوگوں نے مجھ کو اور میرے دوستوں کو گھیر لیا تاکہ کوئی شریر شرارت نہ کر سکے پھر پولیس بھی وقت پر آگئی علاوہ پولیس کے میں جناب مولوی محمد ناظر صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب کا بہت شکور ہوں کہ بہائے ساتھ ساتھ داپس بائیں چوکر وکٹوریہ بورڈنگ کی بلڈنگ تک مجھ کو پہنچا گئے۔ ہم نئیون بنفندتہ اسلامیا بلڈنگ کے اندر داخل ہو گئے۔ اور بورڈنگ کی تیسری منزل پر چڑھ کر دیکھا تو بورڈنگ کا فیلڈ جامع مسجد اور اس کی یوارڈ اور اس کے راستے آدمیوں سے بھرے ہوئے تھے ہر ایک کی نظر بلڈنگ کی تیسری منزل پر قاصد اس کڑکی پر تھی جہاں پر احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنیٰ غلام کھڑا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا تھا کہ اس نے اتنے انسانوں کو پیغام حق پہنچایا کہ موقعہ یا اور جمعہ کی نماز کے بعد سے قریباً مغرب تک تقریباً سلسلہ جاری جاری ہوا۔ ایسے مجموعوں میں مولوی صاحبان تو ہونے کا موقعہ تک نہیں دیتے۔ وہ تو تقریر کے پہلے ہی تالیان بجا کر اپنے نزدیک جیت لیا کرتے ہیں پھر کچھ دیر کے بعد ایک بڑی جماعت نے ساتھ ہو کر



# حضرت جبرائیل و اولادہ و الوعیم علیہ السلام علیہ السلام المہدئانی مر ابیشیر الدین محمود صاحب فرما ہوں کہ ان سرفیوٹ

<p>ہیں کہا جاسکتا کہ کونسی بات زیادہ درست ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی ایک روایت سے جو بخاری، احمد اور نسائی میں درج ہے یہ بتا دیتا ہے کہ جنگ خیر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال پر یہود نے کہا تھا کہ نکون فیہا لیتے فی النار یسیرا ثم تخلفونا فیہا یعنی ہم کچھ مدت آگ میں رہیں گے پھر تم لوگ ہمارے بعد اس میں پڑے رہو گے۔ لیکن ان الفاظ سے بھی یہ بتہ نہیں لگتی کہ یہود کے نزدیک کس عرصہ تک وہ دوزخ میں رہ سکیں گے۔ پس یہود کے عقیدہ کے مطابق دنوں کی تعداد بھی معین ہو جائے ہیں اس کے قبول کرنے میں عذر نہیں کیونکہ اصل مطلب کے خلاف نہیں جو صرف استقدر ہے کہ یہود خیال کرتے ہیں کہ صرف چند دن وہ دوزخ میں رہیں گے اور پھر اس سے نکال دیئے جائیں گے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارا یہ دعویٰ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ اس دعویٰ کی تصدیق دو ہی طرح ہو سکتی ہے۔ اول تو یہ کہ تمہارا کتاب میں کوئی ایسا وعدہ موجود ہو کہ تم خواہ کچھ کرو تم کو سزا نہ دی جائے گی۔ اور اگر دیا جائے تو بہت کم۔ دوم یہ کہ بنی اسرائیل کی قوم کی قوم ایسی بنا دی گئی ہو کہ ان سے بدی اور بدکاری اور بد عملی ہو ہی نہ سکتی ہو اور اگر ہو تو بہت ہی کم بدی کا اظہار ہو لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اول تو اس لئے غلط ہے کہ تمہاری کتاب میں کوئی وعدہ موجود نہیں جس سے معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ نے تم کو ہر صورت میں خواہ گنا کرو یا گناہوں سے بچو۔ گناہوں کی سزا سے بکلی معاف کر دیا ہے یا بہت کم سزا دیکر چھوڑ دینے کا وعدہ کیا ہے اور دوسری بات بھی درست نہیں کیونکہ تم میں ایسے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جنگی بدیوں نے ان کو گھیر لیا ہے اور شاڈو نادر ہی نیک اعمال ان سے سرزد ہوتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے بالکل دور جا چکے ہیں۔ اور یہ ایک مانا ہوا قاعدہ ہے کہ جب ایسا کوئی خدا تعالیٰ کا عہد ہو جس میں عام معافی کا وعدہ ہو تو پھر جسکی بدیاں زیادہ ہونگی وہ سزا بھی ضرور پائے گا اور وہی جسکی نیکیاں زیادہ ہونگی جنت کا مستحق اور حقدار ہوگا۔ پس تمہاری یہ امید اور خیال باطل ہے اور اسے ترک کر کے تم کو اپنے ایمان اور عمل کی درستی کی فکر کرنی چاہیے۔ کیسے افسوس اور رنج کی بات ہے کہ قرآن کریم تو یہود کے ایسے لغو اور بیہودہ خیالات کی تردید کرتا ہے اور دلائل سے انکی بیہودگی ظاہر کرتا ہے لیکن اسوقت مسلمانوں کے بالکل ایسے ہی بلکہ ان سے بھی بڑھ کر خیالات ہیں اور ہزاروں ہیں جو اسی بات پر خوش ہیں کہ ان کے آباء بڑے نیک اور متقی تھے اور انکی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے یہ بھی جو انکی اولاد سے ہیں ضرور نجات پا جائیں گے اور عذاب سے محفوظ رہیں گے کیسے تعجب کی بات ہے کہ وہ قوم جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ اپنی آپ کو وابستہ کر لی ہے وہی اسوقت قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف عمل کرنے میں سب سے بڑھ کر جسٹے رہے اس لئے قرآن کریم کہدینا اور اسکی محبت کا اظہار کرنا اور</p>	<p>اور وہ لوگ جو مومن ہوئے اور نیک عمل کئے وہ لوگ جنت کے مستحق ہیں وہ اس میں رہیں گے۔ جب تو میں تباہ ہونے لگتی ہیں تو ان میں خود ستانی اور خود پسندی کا مادہ بڑھ جاتا ہے اور عمل اور کوشش کی بجائے سستی اور کالی ان کے اندر گھر کر لیتی ہے یہود پر بھی جب تنزل کا زمانہ اور دور آیا تو بچا محنت اور کوشش کے اپنے باپ دادوں کے کالوں پر اپنی نجات کو منحصر سمجھنے لگے اور بجائے خود نیک اعمال</p>	<p>بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ بَلَىٰ جُو كُوْنِي بُرَائِي كَمَائِي اور وہ بدی اسکو گھیرے خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ پس یہ لوگ دوزخی ہیں هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا اور آگ میں رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ لائے اور اچھے عمل کئے یہ جنتی ہیں هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اسی میں رہیں گے</p>
<p>بجائے لانے کے حضرت ابراہیم اور اسحق کے نیک اعمال کو اپنی نجات کا ذریعہ جاننے لگے اور انھوں نے یہ یقین کر لیا کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور میں ہمارے باپ دادا ایسے بڑے بڑے رتیبوں پر مختار ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں تو ہمیں جو انکی اولاد سے ہیں کہاں سزا مل سکتی ہے اور اگر ملی بھی تو صرف چند دن سزا ملے پھر نجات ہو جائیگی چنانچہ اسوقت تک ان کا یہی عقیدہ ہے اور موجودہ زمانہ میں بھی ان کے عوام اسی خیال پر قائم ہیں کہ ان کے لئے بہت محدود سزا ہے اور خواہ وہ کوئی عمل کریں چند دن کی سزا کے بعد وہ دوزخ سے نجات پا جائیں گے۔ ہمارے مفسرین لکھتے ہیں کہ یہود کا خیال تھا کہ سات دن یا چالیس دن تک وہ عذاب میں رہیں گے لیکن اس زمانہ کے مسیحی مصنفین آج کل کے یہود کا یہ خیال لکھتے ہیں کہ گیارہ ماہ یا حد سے حد ایک سال کوئی یہودی عذاب میں ہے گا اس کے بعد وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور باقی لوگ عذاب میں رہیں گے۔ لیکن اس قاعدہ سے داتن اور ابرام اور کل ایسے یہودی جو دہریہ ہو گئے ہوں مستثنیٰ ہونگے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے داتن اور ابرام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے لوگ ہیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ کے خلاف بغاوت کی تھی اور آخر عذاب الہی میں گرفتار ہوئے تھے دیکھو گنتی باب آیت ۱۲ اور ۱۳ اور ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷ اور ۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴ اور ۲۵ اور ۲۶ اور ۲۷ اور ۲۸ اور ۲۹ اور ۳۰ اور ۳۱ اور ۳۲ اور ۳۳ اور ۳۴ اور ۳۵ اور ۳۶ اور ۳۷ اور ۳۸ اور ۳۹ اور ۴۰ اور ۴۱ اور ۴۲ اور ۴۳ اور ۴۴ اور ۴۵ اور ۴۶ اور ۴۷ اور ۴۸ اور ۴۹ اور ۵۰ اور ۵۱ اور ۵۲ اور ۵۳ اور ۵۴ اور ۵۵ اور ۵۶ اور ۵۷ اور ۵۸ اور ۵۹ اور ۶۰ اور ۶۱ اور ۶۲ اور ۶۳ اور ۶۴ اور ۶۵ اور ۶۶ اور ۶۷ اور ۶۸ اور ۶۹ اور ۷۰ اور ۷۱ اور ۷۲ اور ۷۳ اور ۷۴ اور ۷۵ اور ۷۶ اور ۷۷ اور ۷۸ اور ۷۹ اور ۸۰ اور ۸۱ اور ۸۲ اور ۸۳ اور ۸۴ اور ۸۵ اور ۸۶ اور ۸۷ اور ۸۸ اور ۸۹ اور ۹۰ اور ۹۱ اور ۹۲ اور ۹۳ اور ۹۴ اور ۹۵ اور ۹۶ اور ۹۷ اور ۹۸ اور ۹۹ اور ۱۰۰ اور ۱۰۱ اور ۱۰۲ اور ۱۰۳ اور ۱۰۴ اور ۱۰۵ اور ۱۰۶ اور ۱۰۷ اور ۱۰۸ اور ۱۰۹ اور ۱۱۰ اور ۱۱۱ اور ۱۱۲ اور ۱۱۳ اور ۱۱۴ اور ۱۱۵ اور ۱۱۶ اور ۱۱۷ اور ۱۱۸ اور ۱۱۹ اور ۱۲۰ اور ۱۲۱ اور ۱۲۲ اور ۱۲۳ اور ۱۲۴ اور ۱۲۵ اور ۱۲۶ اور ۱۲۷ اور ۱۲۸ اور ۱۲۹ اور ۱۳۰ اور ۱۳۱ اور ۱۳۲ اور ۱۳۳ اور ۱۳۴ اور ۱۳۵ اور ۱۳۶ اور ۱۳۷ اور ۱۳۸ اور ۱۳۹ اور ۱۴۰ اور ۱۴۱ اور ۱۴۲ اور ۱۴۳ اور ۱۴۴ اور ۱۴۵ اور ۱۴۶ اور ۱۴۷ اور ۱۴۸ اور ۱۴۹ اور ۱۵۰ اور ۱۵۱ اور ۱۵۲ اور ۱۵۳ اور ۱۵۴ اور ۱۵۵ اور ۱۵۶ اور ۱۵۷ اور ۱۵۸ اور ۱۵۹ اور ۱۶۰ اور ۱۶۱ اور ۱۶۲ اور ۱۶۳ اور ۱۶۴ اور ۱۶۵ اور ۱۶۶ اور ۱۶۷ اور ۱۶۸ اور ۱۶۹ اور ۱۷۰ اور ۱۷۱ اور ۱۷۲ اور ۱۷۳ اور ۱۷۴ اور ۱۷۵ اور ۱۷۶ اور ۱۷۷ اور ۱۷۸ اور ۱۷۹ اور ۱۸۰ اور ۱۸۱ اور ۱۸۲ اور ۱۸۳ اور ۱۸۴ اور ۱۸۵ اور ۱۸۶ اور ۱۸۷ اور ۱۸۸ اور ۱۸۹ اور ۱۹۰ اور ۱۹۱ اور ۱۹۲ اور ۱۹۳ اور ۱۹۴ اور ۱۹۵ اور ۱۹۶ اور ۱۹۷ اور ۱۹۸ اور ۱۹۹ اور ۲۰۰ اور ۲۰۱ اور ۲۰۲ اور ۲۰۳ اور ۲۰۴ اور ۲۰۵ اور ۲۰۶ اور ۲۰۷ اور ۲۰۸ اور ۲۰۹ اور ۲۱۰ اور ۲۱۱ اور ۲۱۲ اور ۲۱۳ اور ۲۱۴ اور ۲۱۵ اور ۲۱۶ اور ۲۱۷ اور ۲۱۸ اور ۲۱۹ اور ۲۲۰ اور ۲۲۱ اور ۲۲۲ اور ۲۲۳ اور ۲۲۴ اور ۲۲۵ اور ۲۲۶ اور ۲۲۷ اور ۲۲۸ اور ۲۲۹ اور ۲۳۰ اور ۲۳۱ اور ۲۳۲ اور ۲۳۳ اور ۲۳۴ اور ۲۳۵ اور ۲۳۶ اور ۲۳۷ اور ۲۳۸ اور ۲۳۹ اور ۲۴۰ اور ۲۴۱ اور ۲۴۲ اور ۲۴۳ اور ۲۴۴ اور ۲۴۵ اور ۲۴۶ اور ۲۴۷ اور ۲۴۸ اور ۲۴۹ اور ۲۵۰ اور ۲۵۱ اور ۲۵۲ اور ۲۵۳ اور ۲۵۴ اور ۲۵۵ اور ۲۵۶ اور ۲۵۷ اور ۲۵۸ اور ۲۵۹ اور ۲۶۰ اور ۲۶۱ اور ۲۶۲ اور ۲۶۳ اور ۲۶۴ اور ۲۶۵ اور ۲۶۶ اور ۲۶۷ اور ۲۶۸ اور ۲۶۹ اور ۲۷۰ اور ۲۷۱ اور ۲۷۲ اور ۲۷۳ اور ۲۷۴ اور ۲۷۵ اور ۲۷۶ اور ۲۷۷ اور ۲۷۸ اور ۲۷۹ اور ۲۸۰ اور ۲۸۱ اور ۲۸۲ اور ۲۸۳ اور ۲۸۴ اور ۲۸۵ اور ۲۸۶ اور ۲۸۷ اور ۲۸۸ اور ۲۸۹ اور ۲۹۰ اور ۲۹۱ اور ۲۹۲ اور ۲۹۳ اور ۲۹۴ اور ۲۹۵ اور ۲۹۶ اور ۲۹۷ اور ۲۹۸ اور ۲۹۹ اور ۳۰۰ اور ۳۰۱ اور ۳۰۲ اور ۳۰۳ اور ۳۰۴ اور ۳۰۵ اور ۳۰۶ اور ۳۰۷ اور ۳۰۸ اور ۳۰۹ اور ۳۱۰ اور ۳۱۱ اور ۳۱۲ اور ۳۱۳ اور ۳۱۴ اور ۳۱۵ اور ۳۱۶ اور ۳۱۷ اور ۳۱۸ اور ۳۱۹ اور ۳۲۰ اور ۳۲۱ اور ۳۲۲ اور ۳۲۳ اور ۳۲۴ اور ۳۲۵ اور ۳۲۶ اور ۳۲۷ اور ۳۲۸ اور ۳۲۹ اور ۳۳۰ اور ۳۳۱ اور ۳۳۲ اور ۳۳۳ اور ۳۳۴ اور ۳۳۵ اور ۳۳۶ اور ۳۳۷ اور ۳۳۸ اور ۳۳۹ اور ۳۴۰ اور ۳۴۱ اور ۳۴۲ اور ۳۴۳ اور ۳۴۴ اور ۳۴۵ اور ۳۴۶ اور ۳۴۷ اور ۳۴۸ اور ۳۴۹ اور ۳۵۰ اور ۳۵۱ اور ۳۵۲ اور ۳۵۳ اور ۳۵۴ اور ۳۵۵ اور ۳۵۶ اور ۳۵۷ اور ۳۵۸ اور ۳۵۹ اور ۳۶۰ اور ۳۶۱ اور ۳۶۲ اور ۳۶۳ اور ۳۶۴ اور ۳۶۵ اور ۳۶۶ اور ۳۶۷ اور ۳۶۸ اور ۳۶۹ اور ۳۷۰ اور ۳۷۱ اور ۳۷۲ اور ۳۷۳ اور ۳۷۴ اور ۳۷۵ اور ۳۷۶ اور ۳۷۷ اور ۳۷۸ اور ۳۷۹ اور ۳۸۰ اور ۳۸۱ اور ۳۸۲ اور ۳۸۳ اور ۳۸۴ اور ۳۸۵ اور ۳۸۶ اور ۳۸۷ اور ۳۸۸ اور ۳۸۹ اور ۳۹۰ اور ۳۹۱ اور ۳۹۲ اور ۳۹۳ اور ۳۹۴ اور ۳۹۵ اور ۳۹۶ اور ۳۹۷ اور ۳۹۸ اور ۳۹۹ اور ۴۰۰ اور ۴۰۱ اور ۴۰۲ اور ۴۰۳ اور ۴۰۴ اور ۴۰۵ اور ۴۰۶ اور ۴۰۷ اور ۴۰۸ اور ۴۰۹ اور ۴۱۰ اور ۴۱۱ اور ۴۱۲ اور ۴۱۳ اور ۴۱۴ اور ۴۱۵ اور ۴۱۶ اور ۴۱۷ اور ۴۱۸ اور ۴۱۹ اور ۴۲۰ اور ۴۲۱ اور ۴۲۲ اور ۴۲۳ اور ۴۲۴ اور ۴۲۵ اور ۴۲۶ اور ۴۲۷ اور ۴۲۸ اور ۴۲۹ اور ۴۳۰ اور ۴۳۱ اور ۴۳۲ اور ۴۳۳ اور ۴۳۴ اور ۴۳۵ اور ۴۳۶ اور ۴۳۷ اور ۴۳۸ اور ۴۳۹ اور ۴۴۰ اور ۴۴۱ اور ۴۴۲ اور ۴۴۳ اور ۴۴۴ اور ۴۴۵ اور ۴۴۶ اور ۴۴۷ اور ۴۴۸ اور ۴۴۹ اور ۴۵۰ اور ۴۵۱ اور ۴۵۲ اور ۴۵۳ اور ۴۵۴ اور ۴۵۵ اور ۴۵۶ اور ۴۵۷ اور ۴۵۸ اور ۴۵۹ اور ۴۶۰ اور ۴۶۱ اور ۴۶۲ اور ۴۶۳ اور ۴۶۴ اور ۴۶۵ اور ۴۶۶ اور ۴۶۷ اور ۴۶۸ اور ۴۶۹ اور ۴۷۰ اور ۴۷۱ اور ۴۷۲ اور ۴۷۳ اور ۴۷۴ اور ۴۷۵ اور ۴۷۶ اور ۴۷۷ اور ۴۷۸ اور ۴۷۹ اور ۴۸۰ اور ۴۸۱ اور ۴۸۲ اور ۴۸۳ اور ۴۸۴ اور ۴۸۵ اور ۴۸۶ اور ۴۸۷ اور ۴۸۸ اور ۴۸۹ اور ۴۹۰ اور ۴۹۱ اور ۴۹۲ اور ۴۹۳ اور ۴۹۴ اور ۴۹۵ اور ۴۹۶ اور ۴۹۷ اور ۴۹۸ اور ۴۹۹ اور ۵۰۰ اور ۵۰۱ اور ۵۰۲ اور ۵۰۳ اور ۵۰۴ اور ۵۰۵ اور ۵۰۶ اور ۵۰۷ اور ۵۰۸ اور ۵۰۹ اور ۵۱۰ اور ۵۱۱ اور ۵۱۲ اور ۵۱۳ اور ۵۱۴ اور ۵۱۵ اور ۵۱۶ اور ۵۱۷ اور ۵۱۸ اور ۵۱۹ اور ۵۲۰ اور ۵۲۱ اور ۵۲۲ اور ۵۲۳ اور ۵۲۴ اور ۵۲۵ اور ۵۲۶ اور ۵۲۷ اور ۵۲۸ اور ۵۲۹ اور ۵۳۰ اور ۵۳۱ اور ۵۳۲ اور ۵۳۳ اور ۵۳۴ اور ۵۳۵ اور ۵۳۶ اور ۵۳۷ اور ۵۳۸ اور ۵۳۹ اور ۵۴۰ اور ۵۴۱ اور ۵۴۲ اور ۵۴۳ اور ۵۴۴ اور ۵۴۵ اور ۵۴۶ اور ۵۴۷ اور ۵۴۸ اور ۵۴۹ اور ۵۵۰ اور ۵۵۱ اور ۵۵۲ اور ۵۵۳ اور ۵۵۴ اور ۵۵۵ اور ۵۵۶ اور ۵۵۷ اور ۵۵۸ اور ۵۵۹ اور ۵۶۰ اور ۵۶۱ اور ۵۶۲ اور ۵۶۳ اور ۵۶۴ اور ۵۶۵ اور ۵۶۶ اور ۵۶۷ اور ۵۶۸ اور ۵۶۹ اور ۵۷۰ اور ۵۷۱ اور ۵۷۲ اور ۵۷۳ اور ۵۷۴ اور ۵۷۵ اور ۵۷۶ اور ۵۷۷ اور ۵۷۸ اور ۵۷۹ اور ۵۸۰ اور ۵۸۱ اور ۵۸۲ اور ۵۸۳ اور ۵۸۴ اور ۵۸۵ اور ۵۸۶ اور ۵۸۷ اور ۵۸۸ اور ۵۸۹ اور ۵۹۰ اور ۵۹۱ اور ۵۹۲ اور ۵۹۳ اور ۵۹۴ اور ۵۹۵ اور ۵۹۶ اور ۵۹۷ اور ۵۹۸ اور ۵۹۹ اور ۶۰۰ اور ۶۰۱ اور ۶۰۲ اور ۶۰۳ اور ۶۰۴ اور ۶۰۵ اور ۶۰۶ اور ۶۰۷ اور ۶۰۸ اور ۶۰۹ اور ۶۱۰ اور ۶۱۱ اور ۶۱۲ اور ۶۱۳ اور ۶۱۴ اور ۶۱۵ اور ۶۱۶ اور ۶۱۷ اور ۶۱۸ اور ۶۱۹ اور ۶۲۰ اور ۶۲۱ اور ۶۲۲ اور ۶۲۳ اور ۶۲۴ اور ۶۲۵ اور ۶۲۶ اور ۶۲۷ اور ۶۲۸ اور ۶۲۹ اور ۶۳۰ اور ۶۳۱ اور ۶۳۲ اور ۶۳۳ اور ۶۳۴ اور ۶۳۵ اور ۶۳۶ اور ۶۳۷ اور ۶۳۸ اور ۶۳۹ اور ۶۴۰ اور ۶۴۱ اور ۶۴۲ اور ۶۴۳ اور ۶۴۴ اور ۶۴۵ اور ۶۴۶ اور ۶۴۷ اور ۶۴۸ اور ۶۴۹ اور ۶۵۰ اور ۶۵۱ اور ۶۵۲ اور ۶۵۳ اور ۶۵۴ اور ۶۵۵ اور ۶۵۶ اور ۶۵۷ اور ۶۵۸ اور ۶۵۹ اور ۶۶۰ اور ۶۶۱ اور ۶۶۲ اور ۶۶۳ اور ۶۶۴ اور ۶۶۵ اور ۶۶۶ اور ۶۶۷ اور ۶۶۸ اور ۶۶۹ اور ۶۷۰ اور ۶۷۱ اور ۶۷۲ اور ۶۷۳ اور ۶۷۴ اور ۶۷۵ اور ۶۷۶ اور ۶۷۷ اور ۶۷۸ اور ۶۷۹ اور ۶۸۰ اور ۶۸۱ اور ۶۸۲ اور ۶۸۳ اور ۶۸۴ اور ۶۸۵ اور ۶۸۶ اور ۶۸۷ اور ۶۸۸ اور ۶۸۹ اور ۶۹۰ اور ۶۹۱ اور ۶۹۲ اور ۶۹۳ اور ۶۹۴ اور ۶۹۵ اور ۶۹۶ اور ۶۹۷ اور ۶۹۸ اور ۶۹۹ اور ۷۰۰ اور ۷۰۱ اور ۷۰۲ اور ۷۰۳ اور ۷۰۴ اور ۷۰۵ اور ۷۰۶ اور ۷۰۷ اور ۷۰۸ اور ۷۰۹ اور ۷۱۰ اور ۷۱۱ اور ۷۱۲ اور ۷۱۳ اور ۷۱۴ اور ۷۱۵ اور ۷۱۶ اور ۷۱۷ اور ۷۱۸ اور ۷۱۹ اور ۷۲۰ اور ۷۲۱ اور ۷۲۲ اور ۷۲۳ اور ۷۲۴ اور ۷۲۵ اور ۷۲۶ اور ۷۲۷ اور ۷۲۸ اور ۷۲۹ اور ۷۳۰ اور ۷۳۱ اور ۷۳۲ اور ۷۳۳ اور ۷۳۴ اور ۷۳۵ اور ۷۳۶ اور ۷۳۷ اور ۷۳۸ اور ۷۳۹ اور ۷۴۰ اور ۷۴۱ اور ۷۴۲ اور ۷۴۳ اور ۷۴۴ اور ۷۴۵ اور ۷۴۶ اور ۷۴۷ اور ۷۴۸ اور ۷۴۹ اور ۷۵۰ اور ۷۵۱ اور ۷۵۲ اور ۷۵۳ اور ۷۵۴ اور ۷۵۵ اور ۷۵۶ اور ۷۵۷ اور ۷۵۸ اور ۷۵۹ اور ۷۶۰ اور ۷۶۱ اور ۷۶۲ اور ۷۶۳ اور ۷۶۴ اور ۷۶۵ اور ۷۶۶ اور ۷۶۷ اور ۷۶۸ اور ۷۶۹ اور ۷۷۰ اور ۷۷۱ اور ۷۷۲ اور ۷۷۳ اور ۷۷۴ اور ۷۷۵ اور ۷۷۶ اور ۷۷۷ اور ۷۷۸ اور ۷۷۹ اور ۷۸۰ اور ۷۸۱ اور ۷۸۲ اور ۷۸۳ اور ۷۸۴ اور ۷۸۵ اور ۷۸۶ اور ۷۸۷ اور ۷۸۸ اور ۷۸۹ اور ۷۹۰ اور ۷۹۱ اور ۷۹۲ اور ۷۹۳ اور ۷۹۴ اور ۷۹۵ اور ۷۹۶ اور ۷۹۷ اور ۷۹۸ اور ۷۹۹ اور ۸۰۰ اور ۸۰۱ اور ۸۰۲ اور ۸۰۳ اور ۸۰۴ اور ۸۰۵ اور ۸۰۶ اور ۸۰۷ اور ۸۰۸ اور ۸۰۹ اور ۸۱۰ اور ۸۱۱ اور ۸۱۲ اور ۸۱۳ اور ۸۱۴ اور ۸۱۵ اور ۸۱۶ اور ۸۱۷ اور ۸۱۸ اور ۸۱۹ اور ۸۲۰ اور ۸۲۱ اور ۸۲۲ اور ۸۲۳ اور ۸۲۴ اور ۸۲۵ اور ۸۲۶ اور ۸۲۷ اور ۸۲۸ اور ۸۲۹ اور ۸۳۰ اور ۸۳۱ اور ۸۳۲ اور ۸۳۳ اور ۸۳۴ اور ۸۳۵ اور ۸۳۶ اور ۸۳۷ اور ۸۳۸ اور ۸۳۹ اور ۸۴۰ اور ۸۴۱ اور ۸۴۲ اور ۸۴۳ اور ۸۴۴ اور ۸۴۵ اور ۸۴۶ اور ۸۴۷ اور ۸۴۸ اور ۸۴۹ اور ۸۵۰ اور ۸۵۱ اور ۸۵۲ اور ۸۵۳ اور ۸۵۴ اور ۸۵۵ اور ۸۵۶ اور ۸۵۷ اور ۸۵۸ اور ۸۵۹ اور ۸۶۰ اور ۸۶۱ اور ۸۶۲ اور ۸۶۳ اور ۸۶۴ اور ۸۶۵ اور ۸۶۶ اور ۸۶۷ اور ۸۶۸ اور ۸۶۹ اور ۸۷۰ اور ۸۷۱ اور ۸۷۲ اور ۸۷۳ اور ۸۷۴ اور ۸۷۵ اور ۸۷۶ اور ۸۷۷ اور ۸۷۸ اور ۸۷۹ اور ۸۸۰ اور ۸۸۱ اور ۸۸۲ اور ۸۸۳ اور ۸۸۴ اور ۸۸۵ اور ۸۸۶ اور ۸۸۷ اور ۸۸۸ اور ۸۸۹ اور ۸۹۰ اور ۸۹۱ اور ۸۹۲ اور ۸۹۳ اور ۸۹۴ اور ۸۹۵ اور ۸۹۶ اور ۸۹۷ اور ۸۹۸ اور ۸۹۹ اور ۹۰۰ اور ۹۰۱ اور ۹۰۲ اور ۹۰۳ اور ۹۰۴ اور ۹۰۵ اور ۹۰۶ اور ۹۰۷ اور ۹۰۸ اور ۹۰۹ اور ۹۱۰ اور ۹۱۱ اور ۹۱۲ اور ۹۱۳ اور ۹۱۴ اور ۹۱۵ اور ۹۱۶ اور ۹۱۷ اور ۹۱۸ اور ۹۱۹ اور ۹۲۰ اور ۹۲۱ اور ۹۲۲ اور ۹۲۳ اور ۹۲۴ اور ۹۲۵ اور ۹۲۶ اور ۹۲۷ اور ۹۲۸ اور ۹۲۹ اور ۹۳۰ اور ۹۳۱ اور ۹۳۲ اور ۹۳۳ اور ۹۳۴ اور ۹۳۵ اور ۹۳۶ اور ۹۳۷ اور ۹۳۸ اور ۹۳۹ اور ۹۴۰ اور ۹۴۱ اور ۹۴۲ اور ۹۴۳ اور ۹۴۴ اور ۹۴۵ اور ۹۴۶ اور ۹۴۷ اور ۹۴۸ اور ۹۴۹ اور ۹۵۰ اور ۹۵۱ اور ۹۵۲ اور ۹۵۳ اور ۹۵۴ اور ۹۵۵ اور ۹۵۶ اور ۹۵۷ اور ۹۵۸ اور ۹۵۹ اور ۹۶۰ اور ۹۶۱ اور ۹۶۲ اور ۹۶۳ اور ۹۶۴ اور ۹۶۵ اور ۹۶۶ اور ۹۶۷ اور ۹۶۸ اور ۹۶۹ اور ۹۷۰ اور ۹۷۱ اور ۹۷۲ اور ۹۷۳ اور ۹۷۴ اور ۹۷۵ اور ۹۷۶ اور ۹۷۷ اور ۹۷۸ اور ۹۷۹ اور ۹۸۰ اور ۹۸۱ اور ۹۸۲ اور ۹۸۳ اور ۹۸۴ اور ۹۸۵ اور ۹۸۶ اور ۹۸۷ اور ۹۸۸ اور ۹۸۹ اور ۹۹۰ اور ۹۹۱ اور ۹۹۲ اور ۹۹۳ اور ۹۹۴ اور ۹۹۵ اور ۹۹۶ اور ۹۹۷ اور ۹۹۸ اور ۹۹۹ اور ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۱ اور ۱۰۰۲ اور ۱۰۰۳ اور ۱۰۰۴ اور ۱۰۰۵ اور ۱۰۰۶ اور ۱۰۰۷ اور ۱۰۰۸ اور ۱۰۰۹ اور ۱۰۱۰ اور ۱۰۱۱ اور ۱۰۱۲ اور ۱۰۱۳ اور ۱۰۱۴ اور ۱۰۱۵ اور ۱۰۱۶ اور ۱۰۱۷ اور ۱۰۱۸ اور ۱۰۱۹ اور ۱۰۲۰ اور ۱۰۲۱ اور ۱۰۲۲ اور ۱۰۲۳ اور ۱۰۲۴ اور ۱۰۲۵ اور ۱۰۲۶ اور ۱۰۲۷ اور ۱۰۲۸ اور ۱۰۲۹ اور ۱۰۳۰ اور ۱۰۳۱ اور ۱۰۳۲ اور ۱۰۳۳ اور ۱۰۳۴ اور ۱۰۳۵ اور ۱۰۳۶ اور ۱۰۳۷ اور ۱۰۳۸ اور ۱۰۳۹ اور ۱۰۴۰ اور ۱۰۴۱ اور ۱۰۴۲ اور ۱۰۴۳ اور ۱۰۴۴ اور ۱۰۴۵ اور ۱۰۴۶ اور ۱۰۴۷ اور ۱۰۴۸ اور ۱۰۴۹ اور ۱۰۵۰ اور ۱۰۵۱ اور ۱۰۵۲ اور ۱۰۵۳ اور ۱۰۵۴ اور ۱۰۵۵ اور ۱۰۵۶ اور ۱۰۵۷ اور ۱۰۵۸ اور ۱۰۵۹ اور ۱۰۶۰ اور ۱۰۶۱ اور ۱۰۶۲ اور ۱۰۶۳ اور ۱۰۶۴ اور ۱۰۶۵ اور ۱۰۶۶ اور ۱۰۶۷ اور ۱۰۶۸ اور ۱۰۶۹ اور ۱۰۷۰ اور ۱۰۷۱ اور ۱۰۷۲ اور ۱۰۷۳ اور ۱۰۷۴ اور ۱۰۷۵ اور ۱۰۷۶ اور ۱۰۷۷ اور ۱۰۷۸ اور ۱۰۷۹ اور ۱۰۸۰ اور ۱۰۸۱ اور ۱۰۸۲ اور ۱۰۸۳ اور ۱۰۸۴ اور ۱۰۸۵ اور ۱۰۸۶ اور ۱۰۸۷ اور ۱۰۸۸ اور ۱۰۸۹ اور ۱۰۹۰ اور ۱۰۹۱ اور ۱۰۹۲ اور ۱۰۹۳ اور ۱۰۹۴ اور ۱۰۹۵ اور ۱۰۹۶ اور ۱۰۹۷ اور ۱۰۹۸ اور ۱۰۹۹ اور ۱۱۰۰ اور ۱۱۰۱ اور ۱۱۰۲ اور ۱۱۰۳ اور ۱۱۰۴ اور ۱۱۰۵ اور ۱۱۰۶ اور ۱۱۰۷ اور ۱۱۰۸ اور ۱۱۰۹ اور ۱۱۱۰ اور ۱۱۱۱ اور ۱۱۱۲ اور ۱۱۱۳ اور ۱۱۱۴ اور ۱۱۱۵ اور ۱۱۱۶ اور ۱۱۱۷ اور ۱۱۱۸ اور ۱۱۱۹ اور ۱۱۲۰ اور ۱۱۲۱ اور ۱۱۲۲ اور ۱۱۲۳ اور ۱۱۲۴ اور ۱۱۲۵ اور ۱۱۲۶ اور ۱۱۲۷ اور ۱۱۲۸ اور ۱۱۲۹ اور ۱۱۳۰ اور ۱۱۳۱ اور ۱۱۳۲ اور ۱۱۳۳ اور ۱۱۳۴ اور ۱۱۳۵ اور ۱۱۳۶ اور ۱۱۳۷ اور ۱۱۳۸ اور ۱۱۳۹ اور ۱۱۴۰ اور ۱۱۴۱ اور ۱۱۴۲ اور ۱۱۴۳ اور ۱۱۴۴ اور ۱۱۴۵ اور ۱۱۴۶ اور ۱۱۴۷ اور ۱۱۴۸ اور ۱۱۴۹ اور ۱۱۵۰ اور ۱۱۵۱ اور ۱۱۵۲ اور ۱۱۵۳ اور ۱۱۵۴ اور ۱۱۵۵ اور ۱۱۵۶ اور ۱۱۵۷ اور ۱۱۵۸ اور ۱۱۵۹ اور ۱۱۶۰ اور ۱۱۶۱ اور ۱۱۶۲ اور ۱۱۶۳ اور ۱۱۶۴ اور ۱۱۶۵ اور ۱۱۶۶ اور ۱۱۶۷ اور ۱۱۶۸ اور ۱۱۶۹ اور ۱۱۷۰ اور ۱۱۷۱ اور ۱۱۷۲ اور ۱۱۷۳ اور ۱۱۷۴ اور ۱۱۷۵ اور ۱۱۷۶ اور ۱۱۷۷ اور ۱۱۷۸ اور ۱۱۷۹ اور ۱۱۸۰ اور ۱۱۸۱ اور ۱۱۸۲ اور ۱۱۸۳ اور ۱۱۸۴ اور ۱۱۸۵ اور ۱۱۸۶ اور ۱۱۸۷ اور ۱۱۸۸ اور ۱۱۸۹ اور ۱۱۹۰ اور ۱۱۹۱ اور ۱۱۹۲ اور ۱۱۹۳ اور ۱۱۹۴ اور ۱۱۹۵ اور ۱۱۹۶ اور ۱۱۹۷ اور ۱۱۹۸ اور ۱۱۹۹ اور ۱۲۰۰ اور ۱۲۰۱ اور ۱۲۰۲ اور ۱۲۰۳ اور ۱۲۰۴ اور ۱۲۰۵ اور ۱۲۰۶ اور ۱۲۰۷ اور ۱۲۰۸ اور ۱۲۰۹ اور ۱۲۱۰ اور ۱۲۱۱ اور ۱۲۱۲ اور ۱۲۱۳ اور ۱۲۱۴ اور ۱۲۱۵ اور ۱۲۱۶ اور ۱۲۱۷ اور ۱۲۱۸ اور ۱۲۱۹ اور ۱۲۲۰ اور ۱۲۲۱ اور ۱۲۲۲ اور ۱۲۲۳ اور ۱۲۲۴ اور ۱۲۲۵ اور ۱۲۲۶ اور ۱۲۲۷ اور ۱۲۲۸ اور ۱۲۲۹ اور ۱۲۳۰ اور ۱۲۳۱ اور ۱۲۳۲ اور ۱۲۳۳ اور ۱۲۳۴ اور ۱۲۳۵ اور ۱۲۳۶ اور ۱۲۳۷ اور ۱۲۳۸ اور ۱۲۳۹ اور ۱۲۴۰ اور ۱۲۴۱ اور ۱۲۴۲ اور ۱۲۴۳ اور ۱۲۴۴ اور ۱۲۴۵ اور ۱۲۴۶ اور ۱۲۴۷ اور ۱۲۴۸ اور ۱۲۴۹ اور ۱۲۵۰ اور ۱۲۵۱ اور ۱۲۵۲ اور ۱۲۵۳ اور ۱۲۵۴ اور ۱۲۵۵ اور ۱۲۵۶ اور</p>		



یتیمی کے متعلق استثنایاً آیت ۲۹ میں حکم ہے ”اور لاوی اس لئے کہ اس کا کوئی حصہ اور میراث تیرے ساتھ نہیں۔ اور مسافر اور یتیم اور بیوہ جو تیرے پیمانوں کے اندر آئیں۔ اور کھائیں۔ تاکہ خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھ کے سیکھوں میں جو تو کرتا ہے۔ تجھے برکت دے۔“

مساکین کے متعلق استثنایاً آیت ۱۱ میں یوں حکم ہے۔ ”کہ مسکین زمین پر سے کبھی جاتے نہ رہیں گے۔ اس لئے یہ کہہ کے جس شخصے حکم کرتا ہوں کہ تو اپنے بھائی کے واسطے اور اپنے مسکین کے لئے اور اپنے محتاج کے واسطے جو تیری زمین پر ہے۔ اپنا ہاتھ کشادہ رکھو۔“

تمام بنی نوع انسان سے نیک سلوک کرنے کا حکم۔ خروج باب ۲۳ آیت ۱۱ میں اس طرح ہے۔ ”کو کسی کی جھوٹی خبر مت اڑا۔ تو ظلم کی گواہی میں شریروں کا ساتھی مت ہو۔ تو گروہ کی پیروی بدی کرنے میں مت کیجیو۔ اور تو کسی جھگڑے میں لوگوں کی بہتایت کے سبب انکی طرف مائل ہو کے ناحق مت کیجیو۔ اور نہ کنگال کی اسکے مقدمہ میں طرفداری کیجیو۔ اگر تو اپنے دشمن کے پیل یا گدھے کو بے راہ جاتے دیکھے۔ تو ضرور اسے اس کے پھینچا دے۔ اگر تو اسکے گدھے کو جو تیرا کینہ رکھتا ہے۔ دیکھے کہ بوجھ کے نیچے بیٹھ گیا۔ اور تو اسکی مدد کرنا نہ چاہے۔ تو البتہ اسکی کمک کر۔ تو اپنے محتاج سے اسکے مقدمہ میں انصاف کو مت پھیرو۔ جو معاملہ سے دور رہو۔ اور بے گناہوں اور سچوں کو قتل مت کیجیو۔ کیونکہ میں شہریر کی تصدیق نہ کروں گا۔“

نماز قائم کرنے کا حکم استثنایاً آیت ۴ میں یوں ہے۔ کہ ”چاہیے کہ تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرو۔ اور اس سے ڈرو۔ اور اس کے حکموں کو حفظ کرو۔ اور اسکی بات مانو۔ تم اسی کی بندگی کرو۔ اور اسی سے لپٹے رہو۔“

پھر استثنایاً آیت ۱۲ میں اس طرح حکم ہے۔ کہ ”اب اے اسرائیل خداوند تیرا خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے۔ مگر یہ کہ تو خداوند اپنے خدا سے ڈرا کرے اور اسکی سب راہوں پر چلے۔ اور اُس سے محبت رکھے۔ اور اپنے سائے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے خدا کی بندگی کرے۔“

اور زکوٰۃ کا حکم خروج باب ۲ آیت ۱۱۰ میں یوں ہے ”اور چھ برس زمین میں کھیتی کر۔ اور اس سے جو پیدا ہو۔ جمع کر۔ پورساتوں برس اسے چھوڑ دے۔ کہ پڑتی رہے۔ تاکہ تیری قوم کے مسکین اسے کھائیں۔ اور جو ان سے بچے میدان کے چارپائے چریں۔ ایسا ہی تو اپنے انگور اور زیتون کے باغ کا معاملہ بھی کیجیو۔“

مگر باوجود ان احکام کے یہودی حالت اس کے برخلاف تھی اور وہ ان احکام کی بالکل پروا نہیں کرتے تھے اور ان کے سلوک اپنوں اور بیگانوں کے خراب ہو چکے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کو معبود بنائے ہوئے تھے۔ بعض عزیز کو ابن اللہ کہتے۔ بعض اپنے علماء کے ہر ایک حکم کو وحی الہی کے

طور پر مانتے اور اپنی کتاب کے احکام کو رد کر دیتے۔ یتیمی اور مساکین کے ساتھ ان کا سلوک نہایت برا تھا۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی ان کے اندر نام کوئی نہ تھی عبادتوں میں سست زکوٰۃ دینے سے جی چڑھتے تھے۔

اس آیت میں بھی یہودی کی بدیوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم نے ان کی تمام قوم کو یکساں نہیں قرار دیا بلکہ جو ان میں سے نیک تھے ان کو مستثنیٰ کر لیا ہے۔ اس آیت کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جیسا کہ قرآن کریم میں ہر جگہ اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے اس جگہ بھی ترتیب الفاظ کو لاکھنے سے نہیں دیا گیا سب کے پہلے واحد خدا پر ایمان لانے اور اسکی عبادت کرنے کا حکم بیان کیا ہے جو سب انبیاء کا مشترک

مشن تھا۔ اس کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم بیان کیا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے اپنی اولاد کے لئے ایک حد تک منظر ہوتے ہیں اس کے بعد دو سترقی رشتہ داروں کا ذکر کیا کہ وہ بھی والدین کی عدم موجودگی میں والدین کے ہی قائم مقام ہوتے ہیں۔ ان کے بعد یتیمی کو رکھ کر ان کے حقوق کا اظہار کیا کیونکہ وہ بوجہ اپنی

ضعف سنی کے اپنے بہت سے مطالبات کو پورا نہیں کروا سکتے۔ بعد میں مساکین کا ذکر کیا۔ کیونکہ گروہ محتاج ہوتے ہیں لیکن بوجہ جوان و بالغ ہونے کے اپنی ضروریات کو طویل کر سکتے ہیں اور محنت بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی کا ذکر کیا۔ اور ان کو اس لئے بعد میں رکھا کہ یہ یتیمی اور مساکین کی طرح محتاج نہیں بلکہ اپنی ضروریات کے آپ شگفتل ہیں اس لئے سب کم احتیاج رکھنے کی وجہ سے سب سے آخر میں رکھا۔

ان تمام احکام میں ایک ترتیب رکھی ہے۔ ایک خدا کی پرستش کے ذکر کے بعد بنی نوع انسان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ایک وہ جو بطور حق سلوک نیک کے مستحق ہیں اور دوسرے جو بطور رحم کے جو بطور حق کے مستحق تھے ان کا پہلے ذکر کیا کیونکہ وہ ایک صورت قرضہ کی ادائیگی کی تھی۔ اور جو بطور رحم کے احسان کے مستحق تھے ان کو بعد میں رکھا اور جو مستحق رحم کا محتاج تھا۔ اسی درجہ پر اس کا بیان کیا۔ اس کے بعد عبادت کو رکھا اور ان میں سے بدنی اور مالی عبادت کی سردار عبادت کو چن لیا۔ اور ان کا ذکر بنی

انسانی سے حسن سلوک کے بعد اس لئے کیا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک پہلا قدم ہے اور انسان کو بعض مواقع پر غلطی یا بغیر کسی شریعت کے اسکی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور عبادت کا تفصیلی طور پر پورا کرنا ایک دوسرا قدم ہے۔ پس جو پہلا قدم اٹھائے گا وہی دوسرا اٹھائے گا۔

وَإِذَا أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَتَسْفِكُونَ

اور جب لیا ہم نے تم سے عہد کہ آپس کے خون نہ بہاؤ گے

دِمَاءَكُمْ وَلَا تَخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ

اور نہ اپنے آپ کو اپنے گھروں سے نکالو گے۔

اس آیت میں یہودی کے

دواور گناہ بیان کئے ہیں

جن کے وہ اکثر مرتکب ہوتے

تھے ایک تو اپنا خون کرنا اور دوسرے اپنے آپ کو اپنے گھروں سے نکال دینا اپنے خون بہانے سے اس کو اپنے

Digitized by Khilafat Library

مَنْ يَأْرِكُمُ ثَمَّ أَقْسَرْتُمْ وَأَنْتُمْ

ہم قوموں کا قتل مراد ہے اور یہ لفظ اس لئے اذنی

پھر تم نے ازار کیا اور تم

کئے گئے ہیں تاکہ ان کو تیار

تَشْهَدُونَ ○

جاسے کہ اپنی قوم کو قتل کرنا

(اس بات کے) شاہد ہو۔

اپنا ہی قتل کرنا ہوتا ہے کیونکہ بعض افراد کی ہلاکت

وَتُخْرِبُونَ قَرْيَةً مِّمَّكُمْ مَرْت

کے آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرتے

اور نکالتے ہو ایک فریق کو اپنے یم سے اُن کے

رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو ان کے

يَأْرِكُمُ تَطْهَرُونَ عَلَيْهِمْ

گھروں سے نکالتے ہے

گھروں سے مدد کرتے ہو ان کی

ہیں چنانچہ تاریخ عرب سے ثابت ہوتا ہے کہ

بِالْإِسْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمُ

مدینہ میں تین قبیلہ ہوں گے تھے اور دو مشرکین

گناہ اور تعدی کے ساتھ۔ اور اگر تمہارا

عرب کے۔ یہودی کے قبیلوں کا نام بنو قینقاع

أَسْرَاءُ تَفْدَوْهُمْ وَهُوَ حَرَمٌ

پاس قیدی آئیں تو ان کا بدلہ دیتے ہو اور حالانکہ تم پر وہی بات

عَلَيْكُمْ إِخْرَاجَهُمْ أَفْتَوْهُمُونَ

تھے۔ اور مشرکین کے دو قبیلہ اوس اور خزرج

حرام ہے یعنی ان کا گھر نہ نکالنا۔ کیا تم ایمان لاتے

تھے بنو قینقاع اور بنو قریظہ اوس کے حلیف

بِبَعْضِ الْكُتُبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

تھے اور بنو نظیر خزرج کے حلیف تھے جب ان

ہو کتاب کے کچھ حصہ پر اور انکار کرتے ہو کچھ حصہ کا

دو مشرک قبیلوں کی آپس میں جنگ ہوتی تو ان تینوں

فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ

یہ کیا بدلہ ہے اسکے لئے جو اس طرح کرے تم میں سے

الْأَخْزِيِّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

مدد کرنی پڑتی اور یہ انکی طرف سے ہو کر آپس میں

مگر ذلت دنیا کی دنگ میں

جنگ کرتے اور اس طرح ہر ایک قبیلہ اپنے عمل

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَسْرُدُونَ

سے دوسرے یہودی قبیلہ کو جنگ کے لئے اس کے

أَشَدَّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

گھر سے نکالتا۔ لیکن جنگ کے بعد اگر بعض یہودی

سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائینگے اور اسد غافل

قید ہو جاتے تو یہودی قبائل آپس میں چنہ کے

عَمَّا تَعْمَلُونَ ○

ان کو مشرکین سے چھڑوا دیتے اور کہتے کہ یہودی

نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو

کا غیر یہودی کے پاس غلام رہنا درست نہیں۔ تو ان کریم ان پر اعتراض کرتا ہے

ثُمَّ أَنْتُمْ هُمْ أَكْثَرُ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ

اس آیت میں بتایا ہے کہ یہودی باوجود حکم شرع

پھر تم تو وہ ہو کہ قتل کرتے ہو اپنے آپ کو

پھر تم تو وہ ہو کہ قتل کرتے ہو اپنے آپ کو